یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین بر سلسلۂ شرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین معمولاً ٹکٹ آنے پر واپس ہونگے جن مراسلات سے روٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

اخبار اہلحدیث

امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ ... داشتن

نمبر ۵۱ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے " "	سعہ
" " ششماہی	۱/۴
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۳ پنس۔	
" " ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل پنجاب) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر بھیجنی چاہئے ۔

امرتسر مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

قادیانی مشن (خلیفہ قادیانی ناقابل خلافت ہے) ۱
انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ کے افتتاحی جلسہ پر
مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر — ۴
حدیث اور اہل حدیث - - - - - ۸
ابطال تناسخ پر دلائل - - - - - - ۹
کیا وید مکمل ہیں! - - - - - - - ۱۰
مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور اُن کے شاگردان و مریدان توجہ فرماویں ۱۱
فتاوے - - - - - - - - - ۱۲
متفرقات - - - - - - - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - - - - - - ۱۴
اشتہارات - - - - - - ۱۵
" ۱۶

قادیانی مشن

خلیفہ قادیانی ناقابل خلافت ہے

قادیانی اخبار اپنے خلیفہ کی قابلیت کی دھوم مچاتے ہیں اور لاہوری پارٹی اُس کی ناقابلیت مشہور کرتی ہے۔ لاہور کے لیکچر کی نسبت قادیانیوں نے تو تعریفات کے پل باندھے۔ لاہوری اخبار پیغام صلح نے اُس کے جواب میں ایک ہی فقرہ جڑ دیا کہ حاضرین بوجہ بدمزگی لیکچر کے بیٹھتے بھی نہ تھے ہم ان باتوں کو باہمی رقابت پر مبنی جانتے تھے کیونکہ ہمیں موجودہ خلیفہ کی قابلیت جانچنے کا موقع نہ ملا تھا۔ اب ہمکو ایک موقع ملا ہے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ خلیفہ قادیانی خلافت کے قابل نہیں۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ دنیا بھر کی ... اور

دنیاوی مجالس کا یہی طریقہ ہے کہ صدر انجمن اپنی رائے سب سے پیچھے ظاہر کیا کرتا ہے کیونکہ پہلے ہی ظاہر کرنے میں خطرہ ہے کہ بعض ممبر اُس کے لحاظ میں اپنی مخالف رائے کا اظہار نہ کر سکیں۔ مذہبی طور پر اس کی دلیل وہ واقعہ ہے جس میں جنگ اُحد کے موقع پر حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ لیا کہ باہر نکل کر جنگ کریں یا اندر رہ کر۔ صحابہ نے اپنی اپنی رائے دی۔ مگر آں حضرت نے اپنی رائے ظاہر نہ فرمائی بلکہ سب سے آخر جس رائے کو چاہا ترجیح دیکر اختیار فرمایا۔

یہ ہے دینی ثبوت۔ دنیاوی طریقہ تو ہر ایک مجلس انجمن اور جلسے میں ملتا ہے جسے سب لوگ جانتے ہیں کہ صدر انجمن اپنی رائے کا اظہار سب سے بعد کیا کرتا ہے۔ پہلے ممبران سے پوچھتا ہے۔

قادیان کی انجمن میں ایک تجویز آج کل در پیش ہے کہ مولوی محمد علی لاہوری پارٹی کے سردار ...

AsliAhleSunnet.com

مقدمہ قائم کیا جائے۔ بیان دعوے یہ ہے کہ اُس نے قادیانی انجمن کی ملازمت میں انگریزی ترجمہ قرآن کر کے انجمن کو نہیں دیا بلکہ خود دبا رکھا ہے۔ یہ ایک تجویز ہے جس کی معقولیت یا نامعقولیت پر بحث کرنا ہمارا کام نہیں بلکہ یہ بتلانا ہے کہ خلیفہ قادیان صدارت اور خلافت کے لائق نہیں کیونکہ وہ اس تجویز کو پیش کر کے یوں گویا ہوتا ہے:-

جماعت کو چاہیئے کہ غور کرے اور مجھے مشورہ دے کہ آیا خاموشی اختیار کی جائے یا عدالت میں یہ معاملہ لیجایا جائے۔ میری اپنی رائے میں زیادہ مناسب اور مفید یہ بات ہے کہ اُن کو چھوڑ ہی دیا جائے (الفضل ۳ ستمبر)

ناظرین غور کریں کہ خلیفہ اپنی رائے کا اظہار پہلے کر کے ثابت کرتا ہے کہ میں صدارت اور خلافت کے قابل نہیں۔ یہ واقعہ لاہوری پارٹی کی تائید کرتا ہے جو موجودہ خلیفہ کو ایک ناقابل لڑکا جان کر اُس کی بیعت سے علیحدہ ہیں جو محل افسوس ہے۔

سرحدی جنگ کا علاج قادیان سے — آج کل جنگ یورپ ہی پریشان کرنے کو کافی تھی۔ اسپر مستزاد یہ ہوا کہ علاقہ سرحد پشاور پر بھی سرحدی پٹھانوں کی طرف سے گاہے گاہے چھیڑ چھاڑ کی خبر آجاتی ہے۔ اس سرحدی چھیڑ چھاڑ کو دائمی بند کرنے کی ایک تجویز قادیانی اخبار الفضل نے لکھی ہے جو نہایت معقول ہے۔

الفضل لکھتا ہے کہ ان لوگوں کو چونکہ یقین ہے کہ اس صدی میں ایک خونی مہدی آئے گا جو کافروں کو قتل کریگا اس لئے یہ شور و شر اُٹھاتے ہیں اس کا علاج یہ ہے کہ اُن کو سمجھایا جائے کہ امام مہدی قادیان میں آچکا ہے جس نے جنگ جہاد سب بند کر دئے ہیں۔ اس لئے تمہارا ارادہ سب غلط اور دین کی تعلیم کے برخلاف ہے چنانچہ الفضل کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

> خونی مہدی کا اعتقاد ہو تو اُس کے ظہور تک خاموش رہیں نہ کہ اس کے ظہور سے قبل خود ہی لڑکے بیٹھ جائیں یہ سچ ہے دروغ بافی بھی مشکل کام ہے۔ ہر ایک کو نہیں آتا (اہلحدیث)

ہماری رائے میں خواہ ہمعصر یا ڈنیر ہو۔ یا دیگر امن دوست ملکی و قومی اخبارات یا خود عمال سلطنت ہوں جس کسی کی بھی آج یہ خواہش ہو کہ ابنائے ملک و ملت میں صلح کاری و نیک کرداری پھیلے اور وہ مفسدہ پردازی کے خطرناک خیالات سے پاک رہیں۔ اُس کا فرض اولین یہ ہے کہ مہدی موعود کے متعلق جو غلط عقیدہ لوگوں کے دلوں میں جما ہوا ہے اس کی اصلاح میں سلسلہ احمدیہ کا ہاتھ بٹائے جس کے بنیادی اصولوں میں سے کہ اسلام ایسے مہدی کی کہیں توقع نہیں دلاتا جس کا مشن امن شکن ہو۔ (الفضل ۱۴۔ اکتوبر)

اہلحدیث — ہم اس قادیانی تجویز کی نہ صرف تائید بلکہ تحسین کرتے ہوئے قادیانی مشن اور گورنمنٹ کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس کام کو جلدی انجام دیں جس کی صورت یہ ہے کہ قادیانی مشن اپنے چند برگزیدہ افراد کا ایک وفد طیار کرے جس میں کم از کم چالیس عالم اور دوسرے قابل اصحاب شریک ہوں۔ جہاں تک ہو سکے سادات اور میر صاحبان کا جزء اس میں بہت زیادہ ہو۔ کیونکہ سرحدی لوگ سادات کی عزت زیادہ کرتے ہیں۔ یہ گروہ بحفاظت و حمایت گورنمنٹ عالیہ سرحدی علاقوں میں دورہ کرے اور وعظ فرماوے کہ حضرت امام مہدی قادیان میں آچکے ہیں۔ اُن کی تعلیم یہ ہے۔ امید ہے اس طریقہ تعلیم سے بہت جلد وحشی سرحدی رام اور مطیع ہو جائینگے۔ امید ہے گورنمنٹ بھی قادیانی تجویز پر بہت جلد توجہ فرماویگی؛

قادیانی کذب بیانی — قصبہ سنور ریاست پٹیالہ میں قادیانی مشن کا جلسہ تھا وہاں کے غیور مسلمانوں نے بھی مقابلہ پر جلسہ کیا خاکسار کو بھی بلایا۔ جلسہ میں کیا ہوا؟ اس کے ذکر کی حاجت نہیں سب جانتے ہیں جہاں حضرت صالح کی اونٹنی پہنچی سب اونٹنیاں بھاگ گئیں۔ اس کا مفصل ذکر اہلحدیث مورخہ۔ اکتوبر میں صفحہ پر مرقوم ہے۔ مقام جلسہ پر جو ذلت ذریت ثانی کو ہوئی اُس کی تلافی اُس نے یوں کی کہ مولوی حشمت اللہ صاحب مفتی پٹیالہ جو خود شریک جلسہ اور واعظ تھے اُن کی طرف سے یہ الفاظ شائع کئے:-

مفتی حشمت اللہ مخالف نے بھی کہدیا کہ ثناء اللہ کو علم نہیں محض نامعقول بیان کرنے والا آدمی ہے (خلیفہ قادیان کو خطاب کر کے کہتا ہے) یہ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ (قاسم علی از الفضل قادیان ۵۔ اکتوبر)

اس کے جواب میں ہم اپنی کیوں کہیں خود مردِ مومن مولوی حشمت اللہ صاحب کی تحریر نقل کر دینا کافی ہے جو یہ ہے:-

الفضل کی روایت سراسر افترا ہے خاکسار تو اُس تقریر سے نہایت ہی محظوظ ہوا۔ پھر کیوں اور کس طرح نامعقول کہہ سکتا۔ اور جناب کا علم تو اظہر من الشمس ہے کوئی خفاش طبع ایسی جرأت کر سکتا ہے کہ آپ کو بے علم کہے بخدا یہ لا یزال میرے تو خیال میں بھی یہ دونوں امر نہیں آئے زبان پر لانے کا تو کیا ذکر ہے کسی مفتری نے اگر کہدیا ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ راقم حشمت اللہ عفی عنہ

مولانا! آپ بھی میری طرح اس افترا پر خفا نہوں جو شخص غیر باپ کو اپنا باپ بنانے میں تامل نہ کرے وہ کسی پر جھوٹا افترا کرے تو کیا تعجب فافہم۔

لکھنؤ وغیرہ کی تباہی قادیانی اثر — گزشتہ دنوں میں کثرت بارش کی وجہ سے صوبہ اودھ خصوصاً لکھنؤ میں جو تباہی آئی ہر انسان کو خواہ ہندو ہو یا مسلمان صدمہ ہوتا ہے مگر قادیانی اخبار اس سے بھی خوش ہیں اُن کو یہی سوجھتی ہے کہ ہمارا کلام ہے۔ الفضل لکھتا ہے اس تباہی کی وجہ بھی یہی ہے کہ ان لوگوں نے جناب مرزا صاحب مسیح موعود کو نہیں مانا تھا اس لئے عذاب آیا چنانچہ اُس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

> ہر شخص کی زبان پر یہی چرچا ہے کہ لکھنؤ کی تباہی ضرور عذاب الٰہی ہے۔ مگر کاش یہ لوگ کبھی غور کریں کہ عذاب الٰہی کیوں آیا کرتا ہے؟

AsliAhleSunnet.com

اسلام کی کتاب پاک تو یہی بتلاتی ہے کہ مخلوق کی سیاہ کاری گمراہی اور غفلت کے سبب آتا ہے اور اس کے نزول سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ اس آنے والے عذاب سے ڈرانے کو خدا کی طرف سے کوئی مامور و رسول مبعوث ہو چکا ہو مگر اس وقت سوائے حضرت مسیح موعود (مرزا) کے اور کون سا نذیر آیا؟

(الفضل ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

اہلحدیث - بہت دنوں کا ذکر ہے کسی سکول کے ماسٹر صاحب بازار میں جا رہے تھے کسی لیڈی پر طبیعت آ گئی۔ اُسے کیا خبر کون مرتا ہے کون جیتا ہے وہ تو چلتی بنی۔ ماسٹر صاحب کو تو نہیں اُن کے دل کو ساتھ لے گئی۔ اب تو ماسٹر صاحب کا یہ حال ہوا کہ جو لڑکا آپ سے کچھ پوچھے جھنجھلا کر کہدیں یہ بھی اُسی کا بہکایا ہوا ہے۔ یہی حال ہمارے قادیانی مشن کا ہے جو کام دنیا میں ہو لیں یہ ہمارے حضرت کا اثر ہے لکھنؤ تو بھلا قادیان سے اتنا دور نہیں۔ امریکہ میں کہیں زلزلہ آوے تو وہ بھی انہی کی برکت سے ہوتا ہے۔ کاش یہ کہیں کہ لوگوں نے دیانت امانت کو بالکل چھوڑ رکھا ہے اس لئے عذاب الٰہی نازل ہوتے ہیں مگر اتنا کہنے سے اُن کا کام نہیں بنتا۔ اُن کو تو اپنے کام سے غرض ہے

ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کی تکذیب سے عذاب آتا تو سب سے پہلے قادیان میں آتا جہاں کے لوگوں کو مرزا صاحب موصوف رسالہ "ازالہ اوہام" میں سخت دل یزیدی الطبع مخالفِ اسلام بلکہ دہریے فرماتے ہیں۔ اور غور کیا جائے تو حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ اس رسول کا اول نزول تو قادیان ہی میں ہوا اور اہل قادیان ہی سے اُن کو خطاب تھا پھر اُن کی تباہی میں کیا شک۔ شائد یہ کہا جائے کہ قادیان کی تباہی مرزا صاحب کی موت سے کافی ہو چکی ہے۔

قادیانی افترا | پنجاب کے مشہور واعظ مولوی محمد علی صاحب کا چھوٹا لڑکا عزیز الرحمٰن اپنے ماموں کے اثر صحبت سے قادیان چلا گیا کسی روز آیا تو مولوی صاحب موصوف نے اُس کو سمجھانے کے لئے میرے پاس بھیجا۔ چنانچہ اُس کے دونوں بھائی اُس کو لائے۔ سمجھایا۔ مانا۔ یہاں تک کہ اُس نے خود کہا کہ میں اب یہاں ہی آپ کے پاس پڑھا کرونگا۔ مگر میں اپنا سامان لے آؤں۔ خیر یہ کہکر چلا گیا۔ قادیان کے اخبار الفضل نے اُس کے نام سے چند سوال مجھ پر کئے جن کا جواب اہلحدیث مورخہ ۱۰ ستمبر میں دیا گیا۔ اب اُسی لڑکے کے نام پر پھر ایک مضمون قادیان کے اخبار فاروق میں نکلا ہے مولوی ثناء اللہ نے مجھ پر تین افترا کئے ہیں۔

(ا) میرے والد نے مجھے بھیجا تھا۔ (ب) میں سمجھ کر قائل ہو گیا (ج) میں بستر لینے کو قادیان آیا حالانکہ یہ سب جھوٹ ہے نہ مجھے والد نے بھیجا نہ میں قائل ہوا۔ نہ میں بستر لینے آیا وغیرہ۔

ان سب باتوں کا بہترین جواب تمہارے والد یا بھائی دے سکتے ہیں مجھ سے سننا چاہو تو سنو۔ مُلا دین محمد واعظ ساکن قلعہ بھنگیاں میرے پاس آیا اُس نے تمہارے والد کا پیغام دیا کہ عزیز آپ کے پاس آئیگا تو آپ اُسکو سمجھائیے گا۔ چنانچہ تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمٰن اور فضل الرحمٰن کسی حکمت سے تم کو لائے جس کے تم بھی قائل ہو۔ باقی دو سوالوں کا جواب بھی کافی ہے کہ ایک دفعہ کی گفتگو کے بعد بھی تم متعدد دفعہ آئے مگر کسی قسم کی گفتگو نہ کی بلکہ اس طرح بیٹھتے رہے جیسے اپنے ننھیال بیٹھتے ہیں اور تم نے از خود کہا کہ میں اب یہاں آپ ہی کے پاس پڑھا کرونگا۔ مگر اب میں اپنا بستر لے آؤں اس کے جواب میں میں نے کہا تھا بستر کی کیا بات ہے کسی سے منگا دیا جائیگا تو تم نے کہا صرف بستر ہی نہیں اور بھی بہت سا سامان ہے۔

یہ ہے اصل قصہ جس کو باثر صحبت قادیان تم نے یا تمہاری طرف سے کسی اور نے جھوٹے مضمون کی صورت میں شائع کر دیا۔ غور کرو تو جھوٹے مذہب کی یہی پہچان ہے کہ اُس کی صحبت میں آدمی جھوٹ بولنے سے پرہیز نہ کرے۔

اہانت کا الہام | میں نے اہلحدیث مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء میں قادیانی مشن کے عنوان سے ایک مضمون دیکھا جس میں ایڈیٹر الفضل قادیان نے مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے الہام انی مھین من اراد اھانتک کے تحت میں مباحثہ جبل پور میں اسلام کی فتح مبین کو مولانا شیر پنجاب کی ذلت کے پیرایہ میں داخل کر کے سفید جھوٹ بول کر بغلیں بجا کر آفتاب روشن پر خاک اُڑائی ہے۔

اس مضمون پر مولانا شیر پنجاب نے محققانہ تنقید کرتے ہوئے صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ مباحثہ جبل پور میں مرزا غلام احمد کا الہام بے تعلق ہے کیونکہ وہاں پر جو کام تھا وہ مرزا کی توہین کا نہ تھا۔ اگر مخالف کی محض مخالفت کا لحاظ کیا جاوے تو دونوں (مسلمان اور آریہ) قادیانی مشن کے مخالف تھے پھر کیا وجہ کہ ایک تو الہام کا مورد ہو کر ذلت اُٹھائے اور دوسرا جو اس سے سخت ترین مخالف ہے اسی میدان میں عزت پاوے۔

میرے خیال میں قادیانی مشن نے اس میں ایک پردہ رکھا ہے جس کی انکشاف حقیقت کے لئے میں بھی چند سطر لکھنے پر مجبور ہوا دھو ھذا:-

در اصل مرزا کا الہام یہاں پر بے تعلق نہیں ہے کیونکہ بابا جی ابو رحمت اپنی تحریر کے موافق بروز مرزا کی ہے۔ جب مولانا شیر پنجاب نے جبل پور میں فتح پائی تو بابا ابو رحمت کو اس کا صدمہ ہوا جس سے اس کی توہین بھی ہوئی اور جب ابو رحمت کی توہین ہوئی تو گویا مرزا غلام احمد اور قادیانی مشن کی بھی توہین ہوئی کیونکہ وہ بھی اُن کے مشن کا ایک فرد ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا الہام مباحثہ جبلپور سے ایسا بے تعلق نہیں جیسا کہ مولانا شیر پنجاب نے فرمایا۔

راقم عاجز امیر احمد سہسوانی ثم البدایونی مقیم سیوتی چھپارہ ملک متوسط)

ایڈیٹر - مولانا! آپ کا استدلال بہت معقول مگر میں نے جو اس الہام کو بے تعلق کہا تھا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ الہامی عبارت میں اراد کا لفظ ہے جس کے معنے صاف ہیں کہ جو کوئی کسی کام میں مرزا کی توہین کا ارادہ کریگا خدا اُس کو ذلیل کرے گا

AsliAhleSunnet.com

جبل پور میں ابو رحمت کی اگر توہین ہوئی تو میرے ارادہ سے نہیں ہوئی بلکہ اُن کے اپنے افعال و اطوار سے ہوئی اس لئے الہام بے تعلق ہے۔ ہاں رامپور اور لدھیانہ میں مرزا کی توہین کا ارادہ تھا جہاں کے حالات سب کو معلوم ہیں مگر قادیانی اخبار کہتے ہیں وہاں بھی ہماری فتح اور ہماری ذلت ہوئی اس لئے ہماری دعا ہے کہ ہمارے تمہارے مباحثات کا انجام خدا ہمیشہ رامپور اور لدھیانہ کی طرح کیا کرے (آمین)

قیصر جرمنی اور مرزا قادیانی

سراج الاخبار (کابل) جریدہ "عام یہود" سے ناقل ہے کہ قیصر جرمنی جب شہر لوڈز میں داخل ہوا تو گرجہ میں جا کر تورات کے دس احکام کی تعظیم کرکے بولا کہ **میں مسیح موعود ہوں** (سراج الاخبار ۱۱ اکتوبر)

قیصر کے اس دعوے سے ہمکو کیا بوجہ مسلمان ہونے کے اور کیا بوجہ پنجابی ہونے کے سخت اختلاف بلکہ نفرت ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے تو ظاہر ہے۔ پنجابی ہونے کی حیثیت سے اسلئے کہ یہ عزت مسیح موعود ہونے کی خدا نے مرزا صاحب قادیانی کی وساطت سے خاصکر پنجاب کو بخشی تھی پھر ہم کیونکر گوارا کرینگے کہ ہماری اس عزت پر قیصر جرمنی ہاتھ ڈالے۔ اس کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ ہم مرزا صاحب کی مسیحیت کے منکر ہیں لہذا وہ اس دعوے سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ گو ہم منکر ہیں لیکن اس ملکی عزت میں تو شریک ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم مرزا صاحب اور اُن کے مریدوں کو اس شعر کی طرف توجہ دلاویں ؎

آج دعوے اُن کی یکتائی کا باطل ہو گیا
رُوبرو اُن کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ

کے افتتاحی جلسے کی تقریب پر جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر مضمون

اسلام اور دیگر مذاہب

بتاریخ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار ہزار بلکہ بے شمار شکر ہے کہ اُس نے ہمیں اس مبارک موقع پر جمع ہونے اور اپنا کلام پاک سننے اور سنانے کی توفیق بخشی۔ خدا تعالیٰ ہمارے اس مجمع کو اپنی رضا کے لئے خاص کرے اور اسے ہمارے لئے زاد آخرت بنا دے (آمین)

صاحبان! مقصود سے پیشتر مجھے آپ سے چند گزارشیں عرض کرنی ہیں۔ امید ہے اُن کو توجہ سے سنیں گے۔

(۱) حضرات! یہ پہلا موقع ہے کہ خاکسار اس شہر میں اس موجودہ حیثیت میں کھڑا ہوا۔ حالانکہ یہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ لگتا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ دوسرے اضلاع کی نسبت بہت قبل اس کا نمبر پڑتا لیکن خدا جانے اس میں کیا راز ہے کہ اسکی باری اتنے بعد آئی۔ اگر میں بدظنی کے الزام سے بری رکھا جاؤں تو کہہ سکتا ہوں کہ اس کی وجہ اس شہر میں علمی چرچا کی کمی ہے لیکن شکر ہے کہ اب انقلاب زمانہ سے اس میں بھی مذہبی احساس اور قومی بیداری کے آثار نظر آنے لگے۔ میں اس انجمن کے ارکان کو مبارکباد کہتا ہوں جنہوں نے اس مذہبی حرکت کی طرح ڈالی اور سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی اشاعت کی بنا رکھی ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(۲) میرے معزز بزرگو اور بھائیو! میرے مضمون کا عنوان میرے مشورہ کے بغیر آپ نے "اسلام اور دیگر مذاہب"

رکھدیا ہے۔ اسلام پر تو مجھے اس لئے بیان کرنا پڑیگا کہ وہ میرا مذہب اور میرے لئے طریق نجات ہے لیکن "دیگر مذاہب" سے مجھے کیا سروکار۔ یہ تو میرے مکرم دوست مسٹر غازی محمود صاحب جیسوں کا حصہ ہے جنھوں نے کسی دیگر کو دیکھا بھی ہو۔

حضرات! جب میں مقدس اسلام کا حامی ہوں اور اس کے سوائے جملہ ادیان سے کنارہ کش ہوں تو آپ ضرور فرمائینگے کہ سب میں سے صرف ایک کو ترجیح دینے کی کیا وجہ ہے۔ سو اسی وجہ کے سننے کے لئے آپ نے مقدس اسلام کے ساتھ دیگر مذاہب کو بھی جوڑ دیا ہوگا۔ تو ہاں خاکسار بفضل و توفیق الٰہی اسلام کی وہ برتری و فضیلت بیان کرینگا جو دین حق ہونے کی وجہ سے صرف اُسی کو حاصل ہے اور کسی دیگر مذہب میں نہیں ہے۔ بلکہ اُس کمال کے خلاف ہر مذہب میں اس کی ضد موجود ہے۔ اور یہی امر کا بیان اس وقت میرا مقصود اصلی ہے وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

صاحبان! اسلام کی الہامی کتاب قرآن مجید ہے جو مذہبی دنیا میں اکیلی علمی کتاب ہے اس میں ہر علم کے اصول موجود ہیں اس کی وضع اور طریق بیان۔ عقلی اصول مناظرہ پر ہے۔ اس کا طریق استدلال۔ علمی ترتیب اور فطری منطق پر ہے۔ اس میں عقائد حقہ کی تائید اور ان کا ثبوت اور عقائد باطلہ کا ابطال و تردید یقینی عقلیات سے ہے۔ صرف سماع و تقلید اور اقوال الرجال پر بنا نہیں رکھی۔ ہر امر کے ثبوت کی بنا برہان پر رکھی ہے۔ موقع مناسب پر خطابیات سے بھی کام لیا ہے مجادلہ حسنہ سے خصم کو الزام بھی دیا ہے لیکن شعر و سفسطہ کا ہرگز دخل نہیں چنانچہ فرمایا وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ (یٰس پ ۲۳) یعنے ہم نے اپنے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ شعر کہنا اُس کے شایان شان ہے[1]

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعر بنایا نہ کرتے تھے مگر کسی اور کا بنایا ہوا پسند ہو تو پڑھا کرتے تھے۔

AsliAhleSunnet.com

نیز فرمایا اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ (نحل پ ۱۴) یعنی اپنے رب کی راہ کیطرف بلا محکم دلائل (برہان) سے اور موعظہ حسنہ (خطابیات) سے اور اُن سے مجادلہ کر ایسے طریق سے جو نہایت خوب ہو یعنی جس میں مغالطہ اور سفسطہ نہ ہو اور وہم کی پیروی نہ ہو۔

پس منطقیوں کے نزدیک حجت کی یہی پانچ قسمیں ہیں جن کو وہ صناعات خمسہ کہتے ہیں یعنی برہان۔ خطاب۔ جدل۔ شعر اور سفسطہ۔ پہلی تین بہ تفاوت مدارج معتبر ہیں اور پچھلی دو کا اعتبار نہیں خصوصاً مذہبی امور میں۔

قرآن شریف نے عقائد کی بنیاد براہین پر رکھی ہے۔ چنانچہ توحید و نبوت محمدی کے ذکر میں فرمایا یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ نُوۡرًا مُّبِیۡنًا (النسآء پ ۶) یعنی اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے برہان واضح (روشن دلیل) آچکی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور (قرآن مجید) نازل بھی کر دیا ہے۔

اسلام میں ارکان عقائد تین امر ہیں۔ توحید نبوت اور معاد (قیامت) سو ان تینوں کو ہر جگہ یقینی دلائل سے ثابت کیا ہے کبھی اولیات سے اور کبھی مشاہدات سے۔ کہیں تجربیات سے۔ اور کہیں حسیات سے۔ کسی جگہ متواترات سے اور کسی جگہ فطریات سے۔ اور یقینیات کے یہی منطقی اصول ہیں اور بس۔

چنانچہ صحیح بخاری میں ہے ولیکن بتمثیل مثال کے طور پر شعر پڑھنا جائز بلکہ سنت ہے اسی لئے مولوی صاحب نے بھی اپنے اس لیکچر میں کہیں کہیں اشعار مناسب حال لکھے ہیں۔ (ایڈیٹر)

لہ اہل منطق کی اصطلاح میں تو بیہات کو کلام شعری کہتے ہیں خواہ وہ نثر میں ہوں یا نظم میں۔ دونوں کو شامل ہے۔ نظم بھی اس کی ایک قسم ہے۔ یہ نہیں کہ شعر سے مراد خاص نظم ہے۔ (ایڈیٹر)

اہل کتاب جو کتب سابقہ کے قائل اور انبیاء سابقین پر ایمان رکھنے والے تھے اور مشرکین عرب جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ماننے والے تھے اور وہ لوگ جو محتہ رس اور دقیقہ شناس نہیں ہیں اُن کے مقابلے میں برہان کے بعد خطابیات وجدلیات بھی بیان کئے ہیں اور اُن کے لئے یہی مناسب تھے۔

غرض ہر امر کو ایسے پیرائے اور رنگ میں بیان کیا ہے کہ ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق اس سے حصہ لے سکتا ہے۔ اور الٰہی کتاب میں ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اگر آپ ذرا اجازت دیں تو خدا تعالےٰ کی چھوٹی سی مگر عظیم الشان قرآن شریف کی مثال میں اس لمبے چوڑے کارخانہ قدرت کو آپ کے سامنے کر دوں کہ جس طرح اس میں خدا تعالیٰ کی مصنوعات سادہ سے سادہ آدمی کے لئے بھی موجب تسلی ہیں اسی طرح اعلےٰ سے اعلےٰ باریک بین کے لئے موجب حیرت بھی ہیں۔ اسی معنے میں امام المتکلمین حضرت امام رازی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ؎

نہایۃ اقدام العقول عقال
وغایۃ سعی العالمین ضلال

ہر ایک شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے دل پر خدا تعالیٰ کی عظمت کا سکہ بٹھا سکتا ہے۔

؎
نظر آتا ہے جو کچھ نور وحدت کی تجلی ہے
یہ نقش اہل بصیرت کے لئے وجہ تسلی ہے

اسی طرح قرآن شریف سے بھی ہر استعداد کا آدمی اصل مراد الٰہی کو سمجھ کر اپنے ظرف کو پر کر سکتا ہے قرآن شریف نے اپنے احکام کے بیان میں صرف اسی پر بس نہیں کی کہ قانونی طور پر ایک حکم کا اعلان کر دیا۔ اور بس۔ نہیں بلکہ اپنے احکام کی لم پر بحث کی ہے اور اس کے اسرار و فوائد بھی بتائے ہیں۔ اور یہ امر قرآنی تعلیم کی روح و رواں ہے کیونکہ مناظرہ و مقابلہ کے وقت میں یہی امر وجہ ترجیح میں بیان ہو سکتے ہیں۔

قرآن مجید نے گذشتہ امتوں کے صحیح صحیح حالات بھی بیان کئے ہیں لیکن قصہ و کہانی کے خیال سے نہیں اور نہ تاریخی نظر سے۔ بلکہ سامعین کو اُن کے احوال سے عبرت دلانے کے لئے۔ اور ہر امر میں عام طور پر خوف خدا کو پیش نظر رکھنے کی تاکید کی ہے اور مذہبی کو الغیب پر ایمان کے لئے بمنزلہ جان ہے۔ ورنہ اس کے بغیر مذہب قیل و قال کا میدان بن جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے کوئی حقیقی نسبت قائم نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ہم (گستاخی معاف) اپنے آریہ سماج میں دیکھ رہے ہیں۔

غرض قرآن کریم نے ہر امر کا نقشہ عالمانہ رنگ میں کھینچا ہے اور اپنے معتقدین کو علمی چاشنی سے خوش کام کیا ہے۔ سچ جانئے کہ علمی طور پر خاکسار انہی کمالات کے سبب سے قرآن شریف کا عاشق و شیدائی ہے۔

مخدرات سراپردہ ہائے قرآنی
چہ دلبرانکہ دل مے برند پنہانی

قرآن شریف کا بیان بطور تکیہ کے ہے کہ اس کو رقت قلبی اور عملی کیفیت پیدا ہوتی ہے اسی لئے اس کا نام الذکر بھی فرمایا۔ اس کے سوائے باقی سب کتابوں کا بیان خشک منتر ہے اور بس۔

میرے مکرم بزرگو اور دوستو! شائد آپ خیال کرتے ہونگے کہ جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں یہی قرآن کے کمال ہیں جن سے میں اسلام کو دیگر ادیان پر برتر ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں یہ بھی اسی جنس سے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ کمالات قرآن شریف کا نوری لباس ہیں اور اصل شے جو اس نوری لباس میں پوشیدہ ہے وہ اس کی بے نظیر ہدایت و بے مثل تعلیم ہے جس سے انسان خدا کی بندگی کے سایہ میں ہو کر تہذیب اخلاق۔ حسن معاشرت و تدبیر منزل اور سیاست کے اہم مقاصد و فوائد کو حاصل کر کے خلیفۃ اللہ کا معزز لقب پا سکتا ہے۔ یا یوں کہو کہ انسان انسان بن سکتا ہے۔ ہاں میں قرآن شریف کے طریق بیان کی نسبت جس کا میں اس کی تعلیم کی طرح نہایت شیدائی ہوں ایک اور عرض بھی کر لوں جس کے امتحان میں دیگر ادیان کی سب الہامی کتابیں فیل و

AsliAhleSunnet.com

ناکام ہیں۔

علم منطق میں ایک اصطلاح ہے رؤس ثمانیہ یعنی سر کی آٹھ باتیں۔ قدیم منطقی مصنف ان آٹھ باتوں کو اپنی تصانیف کے شروع میں بیان کیا کرتے تھے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو ان کی کتاب کی نسبت اعتقاد و اجمالی علم ہو جائے۔ وہ یہ ہیں:۔ ان میں سے بعض پر میں کچھ بیان کرونگا جن سے میری مقصود کو تعلق ہے۔ اوّل غرض و غایت اس علم کی جس میں تصنیف ہے تاکہ طالب علم کی محنت عبث میں نہ لگے۔ دوم منفعت اس علم کی۔ تاکہ طالب علم کی طبیعت میں شوق طبعی۔ عقلی پیدا ہو اور اس کے حاصل کرنے میں جو محنت کی جائے اُسے برداشت کر سکے۔ سوم۔ مؤلف و مصنف کا ذکر و نام۔ تاکہ طالب و مطالعہ کرنے والے کے دل کو اطمینان ہے کہ یہ کسی صاحب علم و فضل اور باکمال کی کتاب ہے جو دقائق علمیہ میں ماہر اور حقائق امور سے واقف ہے لہٰذا اس کی تحقیقات معتبر ہے۔ اگر کہیں خدشہ گزرے تو انکار میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا وید۔ یا انجیل نے ان امور کو ملحوظ رکھکر اپنے بیان کو مؤثر ثابت کیا جس سے پڑھنے اور سننے والے کے دل میں قلبی کیفیت پیدا ہو۔ کیا ان کتابوں نے اپنے مصنفوں کا پتا بتایا اور ان کے کوائف زندگی پر لوگوں کو نظر کرنے کا موقع دیا۔ یا جیسے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں یہ دعوے ان کے اپنے الفاظ میں ان کتابوں میں درج ہے۔ کیا ان میں اس تعلیم کی جو ان میں مذکور ہے غرض و غایت اور منفعت کو ذکر کیا کہ کوئی حق طلب حق کی محنتوں میں تکلیف برداشت کرنے کے لئے اپنے دل میں شوق پیدا کر سکے۔ اور تحصیل عبث سے بچے؛ نہیں! نہیں!! ہرگز نہیں!!! ان کے مصنفوں نے نہ تو ان کتابوں کے الہامی ہونے کا دعویٰ کیا اور لطف یہ کہ اپنا پتا بھی نہیں بتایا۔ اور جن کی طرف یہ منسوب ہیں تاریخی طور پر ان کی تصنیفات ثابت نہیں ہوتیں اور نہ ان کے ماننے کی منفعت ذکر کی اور نہ ان کے انکار کی مضرت بیان کی۔ نہ تو اپنی تعلیم کی غرض و غایت بتائی اور نہ اپنے ماننے والے کی تسلی کی۔ شائد آپ یہ کہہ اٹھیں کہ یہ امور قرآن مجید میں کہاں ہیں؟ سو میں اس کے جواب میں نہایت دلیری سے کہونگا ہاں ہاں قرآن مجید نے ان سب ضرورتوں کو پورا کیا۔ اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ مذہبی دنیا میں ایک اعلیٰ علمی کتاب ہے۔

اب ہر ایک کی نسبت قرآن کی اپنی آیات سنئے اور خوش ہو جئے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی کمال مہربانی سے کیسا گرانمایہ خزانہ بخشا جس کی قدردانی اب آپ کا کام ہے۔

(۱) سنئے۔ قرآن مجید نے اپنی غرض و غایت بتائی کہ میں لوگوں کو گمراہی کی ظلمت سے نکال کر نور ہدایت کی طرف لانے کے لئے آیا ہوں۔ چنانچہ فرمایا:۔ الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ (ابراہیم پ ۱۳)

اور یہ بھی بتایا کہ میں نصیحت اور خدا کا ڈر سنانے کے لئے آیا ہوں۔ چنانچہ فرمایا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (ص پ ۲۳)

نیز فرمایا:۔ الٓمّٓصٓ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ (اعراف پ ۸)

۔ اور یہ بھی کہا کہ اس رسول کی رسالت سے مقصود یہ ہے کہ دنیا پر خدا کی رحمت ہو؛ غرض اس مضمون کی آیات کثرت سے ہیں۔ چنانچہ فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

امر دوم یعنی منفعت کی نسبت فرمایا وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (انعام پ ۸) یعنی یہ مبارک کتاب ہے ہم نے نازل کیا ہے تم اس کی پیروی کرو اور اس کی تعلیم کے مطابق) متقی بنو تو تم خدا کی رحمت میں آجاؤ گے۔

سبحان اللہ کیا اعلیٰ منفعت ہے۔ زندگی کا مقصود و حاصل محصول بس یہی ہے کہ سایہ رحمت میں جگہ مل جائے۔ اللھم ارزقنا (آمین)

اس مضمون کی آیات بھی کثرت سے ہیں۔

اب میں تیسرے امر پر آتا ہوں۔ قرآن نے اپنے بھیجنے والے کا بھی پتا بتایا اور صاف لفظوں میں کہا کہ میں اللہ رب العالمین کی طرف سے ہوں جس کی عظمت و جبروت کے سامنے سب سرفرازوں کے سر اوندھے اور سب گردن کشوں کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔ اس کا حکم سب پر نافذ ہے۔ مقام بود و نبود میں کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اس مضمون کی آیات سے بھی قرآن بھرا پڑا ہے لیکن میں چند ایک پڑھتا ہوں:۔

(۱) الٓمّٓ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سجدہ پ ۲۱)

(۲) حٰمٓ۔ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ (جاثیہ پ ۲۵ و احقاف پ ۲۶)

(۳) حٰمٓ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (حم سجدہ پ ۲۴)

(۴) حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ (غافر پ ۲۴)

صاحبان! کیا میں آپ کا حظ زیادہ کرنے کے لئے اور آپ کو بیان قرآن کا گرویدہ بنانے کے لئے قرآن شریف کا ایک ہی مقام نہ پڑھ سناؤں جس میں سب امور مذکورہ مع دیگر امور ضروریہ کی یکجا آجائیں (آواز آئی ہاں بیشک)

ہاں! تو سنئے:۔ الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ہود پ ۱۱)

مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ من عند اللہ ہونے کا دعویٰ ہے۔

AsliAhleSunnet.com

لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ میں اپنے مضمون کا اظہار ہے۔

اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ میں اپنے رسول کی رسالت کے ذکر کے علاوہ ضمناً بشارت و نذارت کا بھی بیان ہے۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ میں طریقہ تفصیل مذکور ہے۔

یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا میں منفعت کو ظاہر کیا ہے (تمدن کے خواہش مند خوش ہوں کہ قرآن ان کو زندگی کے دن اچھے گزارنے کی ضمانت دیتا ہے)

وَّیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ میں عالی ہمت بلند خیال۔ ترقی طلب لوگوں کی ہمت کو ابھارا ہے۔ کہ بقدر ہمت حصہ لے سکتے ہو۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ میں اس کے خلاف ورزی کی مضرت رسانی ہے۔ غرض ایک ہی جگہ سب کچھ بتا دیا۔

حضرات! میں عاشق قرآن ہوں۔ بیان قرآن کے وقت میری حالت بے خودی کی ہو جاتی ہے گو مضمون لمبا ہو جاتا ہے لیکن کیا کروں؎

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم
چنانکہ حرف عصا گفت موسیٰ اندر طور

اتنی اجازت دیں کہ ایک اشارہ اس امر کا بھی کر دوں کہ شروع مضمون میں جو میں نے کہا تھا کہ قرآن نے عقائد کی بنا تین امروں پر رکھی ہے یعنی توحید۔ نبوت اور معاد پر۔ یہ تینوں امور علے الترتیب اسی ایک ہی مقام پر مذکور ہیں۔ چنانچہ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ میں توحید عبادت کا ذکر ہے اور اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ میں نبوت محمدی (صلوٰۃ اللہ علے صاحبہا) مذکور ہے اور اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ میں معاد کا بیان ہے۔

بس اب آگے چلئے:۔

صاحبان! جس طرح مجھے علم منطق کا شوق ہے اور چاہتا ہوں کہ ساری منطق کی جان قرآن ہی میں لے آؤں۔ اسی طرح مجھے علم مناظرہ سے بھی شغف ہے۔ اب میں اصول مناظرہ سے تعلیم بیان قرآن کی خوبی بتاتا ہوں۔ اور اس کے بعد اگر خدا نے چاہا تو بعض تعلیمات قرآنیہ کو بطور مشتے نمونہ از خروارے بیان بھی کر دوں گا۔ جو میرا اصل مقصود ہے۔ لیکن مجھے رستہ صاف کرنے کیلئے دیر اس لئے لگتی ہے کہ لوگوں نے اپنے دلوں سے قرآن کی عظمت کو مٹا دیا۔ اس کی محبت بھلا دی اور وہ اس کے کمالات سے ناواقف ہو گئے۔ اس لئے تو اب قرآن فاتحہ خوانی و برکات ہی میں مستعمل ہونے لگا۔ اور وعظوں اور خطبوں میں اس کی بجائے اور کچھ بیان ہونے لگا۔ ہائے افسوس ہمارا کیا حال ہوگا۔ جب قرآن لانے والا یہ کہیگا (یا رب میرے خدا میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا)

اچھا۔ تو اب سنئے:۔

مذہبی صداقت کے لئے ضروری ہے کہ اس کی بنا دلائل یقینیہ پر ہو۔ اور منع و نقض اور معارضہ سے پاک ہو۔

یقینی دلائل پر بنا ہونے کی ضرورت تو ظاہر ہے کہ جب تک کوئی امر یقینی دلیل سے ثابت نہ ہو اسے حق کہہ ہی نہیں سکتے نہ اس کی ضد کو باطل قرار دے سکتے ہیں۔

منع سے پاک ہونا اس لئے ضروری ہے کہ بے حوالہ یا غلط حوالہ یا غیر ثابت امر کو ثابت شدہ فرض کر لینا خود دلیل بیان کرنے والے کے دعوے کو بے دلیل ثابت کرتا ہے۔

نقض سے پاک ہونا اس لئے ضروری ہے۔ کہ دلیل وہ مسلم ہوتی ہے جو جرح سے بری ہو۔ ورنہ ہر ایک باطل پرست اپنی حمایت میں کچھ نہ کچھ بنا ہی لیتا ہے۔

معارضہ سے پاک ہونا اس لئے ضروری ہے کہ ترجیح بلا مرجح درست نہیں۔ جب میرے مخالف کے پاس بھی اپنے مدعا کے لئے ویسی ہی دلیل موجود ہے جیسی میرے پاس ہے تو مجھے کیا حق حاصل ہے کہ اپنی دلیل کو تو حق کہوں۔ اور اس کی دلیل کو نہ مانوں۔

بس علم مناظرہ کی جان یہی امور ہیں۔

اب سنئے کہ قرآن نے ان سب امور کا صریح الفاظ میں دعوے کیا اور ان کو نباہا۔ چنانچہ دلیل یقینی ہونے کی نسبت فرمایا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (ن آ رپ)

نیز فرمایا:۔

الٓرٰ۔ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ وغیرہما من الآیات۔

اس دعوے کو قرآن نے اس طرح نباہا کہ توحید کے دلائل میں کبھی تو مصنوعات قدرت کو پیش کیا جو بدیہیات ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ۔

اور کبھی عقلیات کو ذکر کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَوْ کَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ (انبیاء پ۱۷) اور ظاہر ہے کہ ان میں منع منع ہے۔ لہذا کوئی شخص مطالبہ کا حق نہیں رکھتا۔ اور نقض ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ بدیہی یا نظری منتہی الی البدیہی ہیں۔ اور معارضہ ہو نہیں سکتا کہ اس کا کوئی شریک ثابت ہو سکے۔ چنانچہ فرمایا هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ (لقمان پ۲۱)

نیز فرمایا:۔

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَکَآءَ خَلَقُوْا کَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۔

یہ سب کچھ صرف دلیل اثبات توحید کے متعلق تھا اب امر دوم یعنی نقض و اعتراض سے بری ہونے کا دعوے سنئے۔ شروع میں ہی فرما دیا:۔

الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ۔ نیز الٓمّٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ نیز اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا۔ نیز قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ۔

اور اگر کبھی کوئی شخص ناواقفی سے اعتراض کرے

تو اس کے ازالہ کا ذمہ بھی خود ہی اٹھا لیا۔ چنانچہ فرمایا

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا (فرقان پ ۱۹)

اور معارضہ و مثل سے پاک ہونے کی نسبت فرمایا

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔

سارے قرآن کی مثل نہ بن سکے تو نہ سہی صرف دس سورتیں ہی لے آؤ۔ چنانچہ فرمایا:-

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (ہود پ ۱۲)

اگر دس سورتیں نہ بن سکیں تو ایک ہی سہی چنانچہ فرمایا:-

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔

اس آیت اور اس جیسی دیگر آیات سے ظاہر ہے کہ جیسے پورا قرآن معارضہ سے پاک ہے ویسے اس کی ایک سورت بھی معجزہ ہے اور مثل سے پاک ہے جو اس کا ایک جزو ہے۔

حضرات! اصول مناظرہ کی بنا پر جتنا مضمون متفرق آیات سے بیان ہو چکا۔ اگر وہ سارا اصولی طور پر ایک ہی آیت میں بتا دوں تو امید ہے کہ آپ کی فریفتگی اور زیادہ ہو جائیگی اور آپ بصد جان عاشق قرآن ہو جائیں گے کہ قرآن شریف کس طرح معدود الفاظ میں اپنا دعوے اور دلیل اور مخالف کی تردید بیان کر دینے کا دعوٰی کرتا ہے وہ آیت یہ ہے:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ۔

هُدًى لِلنَّاسِ میں تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہونے کا دعوے ہے اور بینات من الہدی میں ہدایت کے دلائل بینہ کا بیان ہے جو اپنے ثبوت میں آپ

SELFEVIDENT TRUTH واضح ہیں یعنی ہونے کی حیثیت سے محتاج ثبوت نہیں۔

اور الفرقان میں حق و باطل میں فرق کرنے اور منکرین کے سلوک و شبہات کو دور کرنے کا ذکر ہے۔

حدیث اور اہل حدیث

(از جناب مولوی ابراہیم صاحب سیال کوٹی)

اس عنوان پر پیارے اہل حدیث مجریہ یکم اکتوبر میں ایک ایڈیٹوریل شائع ہوا ہے۔ وہ مضمون اپنی طرز میں اچھوتا ہے اور اس کو ادا کرنا حضرت مولانا فاضل ایڈیٹر ہی کی طبع وقاد کا حصہ ہے لیکن اس میں ایک امر ایسے طور پر لکھا گیا ہے جس میں کسی شکک کو تشکیک کا موقع مل سکتا ہے اور وہ یہ ہے

زمانہ سلف اول میں اثبات مدعا اور استدلال کے لئے سب سے اول اختلاف کے موقع پر احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیش ہوئیں نہ کوئی آیت قرآنی پیش ہوئی نہ کسی امام مجتہد یا صحابی کا قول (ص ۳)

اس میں اہلحدیث کا کوئی عنایت فرما شاید یہ کہہ اٹھے کہ دیکھئے "اہلحدیث" کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر روایات کی اتباع کو اپنا ایمان قرار دیتے ہیں۔

اگرچہ اس کا یہ خیال بقاعدہ انبت الربیع البقل جو کتب معانی میں مفصل مذکور ہے مولانا صاحب یا فرقہ اہلحدیث کی نسبت بالکل باطل ہے۔ لیکن ہم اہلحدیث کے مذہب (اتباع قرآن و حدیث) کی تائید میں زمانہ صدیقی کے دستور العمل کی نسبت ایک روایت لکھتے ہیں جس سے حضرت مولانا صاحب کا مقصود بھی روشن ہو جائیگا۔ اور اس اعتراض کا جواب بھی ہو جائیگا۔

عن میمون بن مہران حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس قال کان ابو بکر اذا ورد جب کوئی جھگڑا الیکر آتا تو علیہ الخصم نظر فی کتاب آپ (پہلے) کتاب اللہ اللہ فان وجد فیہ (قرآن مجید میں دیکھتے۔ ما یقضی بینھم قضی بہ پس اگر اس میں (صریح)

وان لم یکن فی الکتاب	فیصلہ پاتے تو اس کے مطابق
وعلم من رسول اللہ	فیصلہ کرتے۔ اور اگر کتاب اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم	میں نہ پاتے اور آں حضرت
فی ذالک سنۃ قضی	صلعم کی سنت سے کچھ معلوم
بہ فان اعیاہ خرج	ہوتا تو اس کے مطابق فرماتے
فسأل المسلمین وقال	اور اگر اس میں بھی نہ ملتا تو
اتانی کذا وکذا فھل	تو جماعت میں نکل کر دریافت
علمتم ان رسول اللہ	کرتے اور فرماتے کہ میرے
صلے اللہ علیہ وسلم	پاس ایسا ایسا معاملہ آیا ہے
قضی فی ذالک بقضاء	کیا تم کو کچھ معلوم ہے کہ اس
فربما اجتمع الیہ	بارے میں آں حضرت صلعم
النفر کلھم یذکر	نے کوئی فیصلہ فرمایا؟ پس
من رسول اللہ صلی	کبھی تو سب کہدیتے کہ ہاں
اللہ علیہ وسلم فیہ	اس بارے میں آں حضرت
قضاء فیقول ابوبکر	صلعم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے
الحمد للہ الذی جعل	اس پر حضرت ابوبکر کہتے
فینا من یحفظ علی	خدا کی تعریف ہے جس نے
نبینا فان اعیاہ ان	ہم میں ایسے آدمی بھی کئے
یجد الیہ سنۃ من	جو آں حضرت کی باتوں کو
رسول اللہ صلی اللہ	یاد رکھکر ہمکو بتا دیتے ہیں
علیہ وسلم جمع رؤس	اور اگر آپ کو ان سے بھی
الناس وخیارھم	کوئی سنت معلوم نہوتی تو
فاستشارھم فاذا	رؤساء و خیار صحابہ کو جمع
اجتمع رایھم علی امر	کرکے ان سے مشورہ طلب
قضی بہ (مسند دارمی ص ۳۳)	کرتے۔ پس جس امر پر ان کا

اتفاق ہو جاتا اس کے مطابق فیصلہ فرماتے!

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ خلافت صدیقی میں سب سے اول نصوص قرآن میں نظر کی جاتی تھی لیکن چونکہ ان امور کے متعلق جو مولانا صاحب نے ذکر کئے قرآنی نص نہیں ملی اس لئے حسب روایت بالا دوسری دلیل یعنی حدیث نبوی کی طرف رجوع کرنا پڑا اور اجتہاد کی طرف اس لئے نہیں گئے کہ اجتہاد کی ضرورت کتاب و سنت میں وہ امر منصوص نہ ہونے کی صورت میں پڑا کرتی ہے۔ پس چونکہ حدیث نبوی نے ان امور کا فیصلہ کر دیا تھا اس لئے اجتہاد کی

...میں بنے اختلافی مسائل کی مثال دی تھی قضا اور احکام کی نہ دی تھی نہ کلی طریق تبلایا تھا بلکہ ایک جزئی واقعہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ حدیث بھی حجت شرعی ہے ابھی اس تفصیل سے مزید

AsliAhleSunnet.com

ضرورت نہیں پڑی -

اس امر میں کسی مجتہد کو بلکہ کسی مذہب کے اصول کو اختلاف نہیں کہ جب تک قرآن وحدیث میں سے دلیل ملے اجتہاد نہ کریں - یہ الگ امر ہے کہ ائمۂ مجتہدین کے بعد ان کے متقلدین میں علمائے اصول کی تصریحات کے خلاف یہ رواج پڑ گیا ہو کہ نصوصِ کتاب وسنت کو نظر انداز کر کے اجتہاد کیا جائے یا نصوص کے مقابلے میں کسی مجتہد کے اجتہاد کو فروغ دیا جائے بلکہ ائمہ مجتہدین کی تصریحات کے خلاف اپنا اجتہاد چلایا جائے وحاشا شان العلماء والعلماء عن ذالك -

روایت مذکورہ بالا سے یہ بھی ظاہر ہے کہ خلیفہ اول بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عامہ صحابہ کی مجلس منعقد کرنے کے بعد خواص صحابہ کی طرف جو قوتِ اجتہاد رکھتے تھے توجہ کر کے دریافت طلب امر کی مشکل حل کرتے تھے - کیونکہ ہو سکتا ہے کہ حاضرین میں سے کسی نہ کسی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر پیش افتادہ کی نسبت کچھ یاد ہو خواہ وہ صحابی فقیہ ومجتہد ہو خواہ نہ ہو - کیونکہ تحمل روایت کے لئے مجتہد ہونا شرط نہیں - پس اگر حاضرین میں سے کسی کو بھی کوئی منصوص حکم معلوم نہ ہوتا تو اجتہاد کے لئے فقہائے صحابہ کی طرف رجوع کرنا پڑتا -

اس سے ایسے دو نتیجے نکلتے ہیں جن سے اہلحدیث اور احناف کی بڑی بھاری نزاع اٹھ جاتی ہے - اول یہ کہ نصوص کتاب وسنت کے ہوتے ہوئے اجتہاد نہ کریں - اور اگر کسی کا اجتہاد کسی وجہ سے ان کے خلاف پڑ گیا ہو تو اس کی اتباع نہ کریں - دوم یہ کہ حفظِ نصوص وروایت حدیث کے لئے فقاہت اور اجتہاد ضروری نہیں ہے - سوم یہ کہ اجتہادی امور میں کسی معین شخص کی رائے کی پابندی ضروری نہیں - بلکہ ہر مجتہد کی قوتِ دلیل کو دیکھا جائیگا جو کتاب وسنت کے موافق یا اوفق ہوگا وہی احق بالقبول ہوگا - کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مجتہد ہونا مسلم - ایسا ہی ان کا اعلم امت ہونا بھی مقبول - لیکن اس پر بھی وہ خود اکیلے اجتہاد کر کے کوئی حکم نہیں دیتے بلکہ فقہائے صحابہ کی جماعت سے مشورہ لیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ مشورہ کے وقت خواہ اتفاق خواہ اختلاف ہر دو میں کسی دلیل شرعی (آیت قرآنی یا حدیث نبوی) پر نظر ضرور ہو گی -

پس مولانا صاحب کا بھی یہی مقصود ہے - کہ اول کتاب وسنت سے کوئی نص تلاش کرو - نہ ملے تو مجتہدین (صحابہ وتابعین وغیرہم) کے اقوال میں قوتِ دلیل کو دیکھو اور کسی کی شخصیت کے پیچھے نہ لگو -

اگر کسی کو یہ وہم پڑے کہ روایت مذکورۂ بالا میں فاذا اجتمع رأيهم على امر بھی وارد ہے - اور تم مدت سے اجماع کی نسبت نزاع کر رہے ہو تو اس کا جواب بھی عبارت بالاہی سے مل سکتا ہے کہ نہ ہم اس طرح کے اجماع کے مخالف ومنکر اور نہ اس میں اجماع زیر نزاع کا ثبوت وتائید - کیونکہ مجتہدین صحابہ کو جمع کرنے کی وجہ سوائے اس کے کوئی نہیں کہ وہ اصول وقواعد شریعت پر نظر رکھتے ہیں وہ کلیات سے جزئیات کو دیکھ سکتے ہیں اور جزئیات کو کلیات کے ماتحت کر کے ان پر حکم لگا سکتے ہیں پس ضرور ہے کہ اجتہاد کے وقت ان کی نظر دلائل شرع (کتاب وسنت) پر رہے - ایسا نہیں تھا کہ دلیل تو کسی کے پاس کوئی نہ ہو اور کلیسیا کی طرح جمع کر کے کوئی حکم از خود تراش لیویں وحاشا شان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم من ذالك اور ہم اسی کا انکار کرتے ہیں - اگر بالفرض کوئی امر اس طریق سے مذکور ہو تو وہ شرعی حجت نہیں ہے ہاں ہمیں اپنے پرانے عنایت فرما ایڈیٹر اصلاح بھی یاد ہیں کہ وہ مسند دارمی کی روایت مذکورہ بالا سے ہم پر حجت پکڑینگے کہ جناب صدیق اکبر کو اعلم امت بھی جانتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ بعض احادیث جو ان کو معلوم نہ ہوتیں وہ دوسروں سے پوچھتے تھے - اس کا جواب یہ ہے کہ فضیلت کلی دیگر امر ہے اور کسی خاص امر میں کسی فاضل کا اپنے سے مفضول کی طرف رجوع کرنا دیگر امر ہے - لہٰذا یہ امر فضیلت کلی کے منافی نہیں جیسا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے بھی بعض امور میں بعض صحابہ کی طرف رجوع کیا ہے -

فافہم ولا تکن من القاصرین ٭

(خاکسار ابراہیم)

ابطالِ تناسخ پر دلائل

از مولوی عبدالحی صاحب حکیم تخلصی ضلع گورداسپور

دلیل اول - مسئلہ تناسخ کا مقتضا یہ ہے کہ کسی مصیبت زدہ رنج خوردہ شخص کی غمخواری اور کسی مبتلا کی دستگیری نہ کرو - مساکین وغربا اور نادار حاجت مندوں کے ساتھ مروت اور ہمدردی کے روادار نہ ہو - یتیموں اور لاوارثوں کو اپنے دروازوں سے دور ہٹا دو بیماروں کی تیمارداری سے ہاتھ کھینچ لو - کیونکہ جو قوم ایسے گرے ہوئے نفوس کے ساتھ غمخواری کرے اور ان کو بلا وآفت سے نکالنے اور آزاد کرنے کے واسطے کوشش عمل میں لاوے وہ صرف ارادہ الٰہی یعنی اس کی مرضی ہی کے مخالف نہیں بلکہ اپنے خدا کے ساتھ لڑائی کرنے والی ٹھیرتی ہے - اس نے کمزوروں اور ناتوانوں کو سابقہ جنم کے اعمال کی پاداش میں اسیر درد بنایا جو ان کا حامی اور رفیق درد ہو وہ بھی ایسا ہی گناہگار ہوگا - جیسے جیل کا مجرم کیا تم نہیں دیکھتے کہ عدالت چور کو بعد ثبوت جرم سخت سزا دیتی ہے - اگر اس کا کوئی رفیق جیل کا دروازہ توڑ کر یا کسی اور تدبیر سے مجرم کو بھگانے کی سعی کرے وہ بھی گورنمنٹ کے نزدیک جیل بھجنے کی سزا کا مستحق ہوتا ہے خصوصاً جو رب العزت کے قیدیوں سے مواسات کرے اس کی شرارت کی کوئی حد نہیں وہ تو بے حد سزا کا مستوجب ہوگا -

قائلین تناسخ تسلیم کرتے ہیں کہ جملہ امراض پہلے جنم کی بدکرداری کا نتیجہ ہیں ورثاء مریض اور حکیم وید ڈاکٹر جو اس کی بازگشت صحت کے واسطے جد وجہد کرتے ہیں اور اس کو نجہ مرض

AsliAhleSunnet.com

سے نکالنا چاہتے ہیں خدا کے نزدیک مجرم قرار پاوینگے۔ اس لئے کہ وہ مرتکب جرائم کو سزاء قید سے نکالنے کے دو پے ہیں جو یتیم بچہ مصیبت کا شکار ہے اور پدر رفیق کی ان مو ہنی محبت سے چھوٹی عمر میں محروم کیا گیا ہے اور آسائش کے ذرائع بوجہ مرگ پدر اُس سے چھین لئے گئے ہیں۔ قدرت نے یہ اُس پر ظلم نہیں کیا بلکہ حیات اولین کے اعمال ہیں جو لاحق زندگی میں بھوگ رہا ہے۔ جو اس پر رحمدلی کرے یا اس کو وسائل راحت مہیا کرے وہ خدا کا دشمن ٹھیرے۔ لازم ہے غریبوں پر بجائے رحم کے سختی کی جاوے اور یتیم و رنجور کو قہر سے ہٹا دیا جائے۔ اور جہاں تک ہو سکے ان کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیں منوجی کی تعلیم مندرجہ منوسمرتی $\frac{۴}{۱۴۹-۱۵۰}$ کا مدعا یہ ہے کہ بادلا۔ گونگا۔ اندھا بہرا پرند۔ بوڑھا۔ بچہ۔ عورت۔ مریض۔ ایک عضو نہ رکھنے والا۔ ان سب کو وقت صلاح مشورہ کے اپنے پاس نہ رکھے۔ یہ سب پہلے جنم کے پاپ سے ایسے ہوئے ہیں۔ اس لئے موقع پا کر بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور پرند اور بڈھے اور عورت انہوں کی عقل قائم نہیں۔ اس وجہ سے یہ بھی بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس واسطے وقت مشورہ انتظام ملک کے یہ لوگ پاس نہ رہنے پاویں نہ اس تقریر سے روشن ہو گیا کہ مقتضیات تناسخ اقتضاء فطرت و عقل کے سخت مخالف واقع ہوئے ہیں انسانی کانشنس غمخواری بنی نوع انسان کا موید وحامی ہے حتی کہ ہر قوم کے ممتاز افراد اس مسلک کو صاف کرنے کے واسطے تدابیر حسنہ و تجاویز محمودہ عمل میں لاتے رہے کیونکہ افراد قوم میں بلحاظ فقر و دولت ایک تناسب قائم کیا جاوے حکیم سولون کے عہد سے لیکر آج تک انسانی دماغ اس عقدہ کی گرہ کشائی میں معروف رہے یورپ میں نہلسٹ جن کا مقصد یہ ہے کہ جملہ املاک و امتیازات پر قوم کا مساوی حق تصرف دیکھا جاوے ملکیت ہو۔ سوشیالسٹ جن کا مقصد یہ ہے کہ اسباب معیشت سے شخصی ملکیت کو اٹھا لیا جاوے۔

اور جمہور کی ملک میں کر دیا جاوے۔ کمیونسٹ جن کا مقصد یہ ہے کہ اراضی سکنی و زرعی کی ملکیت و پیداوار کو شخصی قبضہ سے نکال لیا جاوے یہ تین فرقے بنی نوع انسان کی ہمدردی کا اعلےٰ مقصد پورا کرنے کے واسطے پیدا ہو گئے۔ لیکن املاک پر سے حق ملکیت رفع کر دینا عملاً محال ہے اور قرآن مجید نے پہلے سے اس بارہ میں فیصلہ کر دیا ہے وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ یعنی رزق میں اللہ نے ایک کو دوسرے پر برتری دی ہے اور جن کو یہ برتری ملی ہے وہ اپنا حصہ ان لوگوں کو جن کے وہ مالک ہوئے ہیں اس طرح واپس نہ کریں گے کہ سب ہم آپس میں برابر ہو جاویں اسلام نے جو مسلمانوں کو دنیا کی برترین متمدن قوم بنانا چاہتا ہے اس مسئلہ پر توجہ کی اور اسے معتدل طریق پر طے کر دیا (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ اور یہ امت میانہ رسی لئے ہے کہ ان کے قوانین افراط و تفریط کے درمیان تجویز ہوئے ہیں) اس نے ایک خاص حصہ دولت پر مساکین و غربا کو تصرف دیا جو یہ مسئلہ اس کے نزدیک فرضیت زکوٰۃ سے موسوم ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نیک اور رحیم دل پہلے سے ہی مسکینوں کا ہمدرد غریبوں پر رحم کرنے والا اور دردمندوں کا غمگسار تھا۔ اور اسلام میں شروع سے ہی مساکین اور غربا کی دستگیری پر مسلمانوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی تھی۔ ان کی ہمدردی کو غربا کا رفیق بنایا جاتا تھا اور مسلمان اس تعلیم کی بدولت غربا اور مساکین پر وسعت سے بار بار رحم کرتے تھے۔ تاہم کوئی ایسا قاعدہ مقرر نہ تھا جس پر بطور آئین و ضابطہ کے عمل کیا جاتا سو خدا نے زکوٰۃ کو اسلام کا تیسرا رکن اور اہم فرض قرار دیا۔ زکوٰۃ دراصل اس صفت ہمدردی و رحم کے باقاعدہ استعمال کا نام ہے جو انسان کے دل میں اپنے ابنائے جنس کیساتھ قدرتاً و فطرتاً موجود ہے۔

ہر ملک میں غریبوں کی رفاقت کے واسطے سوسائیٹیاں اور انجمنیں قائم ہیں مریضوں کی غمخواری کی خاطر جا بجا شفاخانے اور خیراتی ہسپتال مقرر ہیں یہ تحریک عام دنیا کے ہر گوشہ میں ہی سلیم فطرت کا تقاضا ہے جس کی تردید پر مسئلہ تناسخ کمربستہ ہے اور تمام اخلاق حسنہ کی جڑ اکھیڑنا چاہتا ہے کہ جو خدا کا مارا ہوا ہو۔ اس کے ساتھ احسان نہ کرو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اور اسلام نے اسی لئے تناسخ کو اپنے معقولات و مسلمات میں جگہ نہیں دی اور اعمال کی جزا و سزا کے واسطے بڑا دن جو یوم الحساب کہلاتا ہے مقرر کیا اور غریبوں رنجوروں کی ہمدردی کو اپنا جزو لاینفک قرار دیا۔ اسلامی مشہور فلاسفر نے اس کی تصویر یوں کھینچی ہے ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

(باقی دارد)

(عبدالحی خلف مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم)

کیا وید مکمل ہیں؟

علمائے آریہ سماج کی خدمت میں ایک ہزار سوال

گذشتہ سے پیوستہ

(۷۹) والدین اپنے بچوں کو جو تعلیم دیتے اور اُن کی تربیت کرتے اور بچے جو تعلیم اور تربیت سے آراستہ ہوتے ہیں یہ اپنے گزشتہ اعمال کی وجہ سے عمل میں آتا ہے یا والدین کا فرض ہے کہ وہ تعلیم دیں اور تربیت کریں۔

(۸۰) جو لوگ علمی شغل رکھتے ہیں۔ نیک مزاج اور راست گو ہوتے ہیں عمدہ اصولوں کی پابندی کرتے ہیں یہ کرمل کی وجہ سے ظہور پاتا ہے یا

AsliAhleSunnet.com

اس سے ان کا تعلق نہیں ہے۔

(۸۱) خاص خاص استادوں کے پاس جو خاص خاص بچے تعلیم پاتے ہیں یہ گزشتہ کرم ہیں۔ بچے اور والدین اور استاد کے یا والدین کی مرضی سے اس کا تعلق ہے

(۸۲) کیا ویدوں میں لکھا ہے کہ اس منتر کو پڑھکر گائتری کرو۔ اور اس ترکیب سے کرو۔ اگر نہیں تو اول اول کس نے گائتری منتر معلوم کیا اور اس کے کرنے کی ترکیب نکالی اور کون سا امور ایسے ہیں کہ جن سے یہ ثابت ہوا کہ یہی طریقہ گائتری کا ٹھیک ہے۔

(۸۳) کیا بیرونی اور اندرونی صفائی رکھنے کا حکم ویدوں میں ہے؟ اگر ہے تو کیا حکم ہے۔

(۸۴) کیا پرانا یام کرنے کا طریقہ اور منتر وغیرہ ویدوں میں درج ہے اور اس کے کرنے کی ہدایت بھی؟ اگر نہیں تو کس نے اول اول اس کو ایجاد کیا اور اس کے کرنے کی ہدایت کی اور کیا ثبوت ہے کہ اس کا یہ فعل عبث نہیں ہے اور یہی طریقہ ٹھیک ہے؟

(۸۵) کیا اگنی ہوتر کرنے کا طریقہ۔ ہدایت اور منتر ویدوں میں درج ہے۔ اگر نہیں تو کس نے اسکو اول اول کیا جس کی تقلید آریوں کو کرنی لازم آئی اور کیوں کیا۔ اور جب اس سے صرف ہوا ہی کی صفائی منظور ہے تو یہ ڈنڈ کونڈل اور دوسرے بکھیڑے کیوں مدنظر رکھے گئے۔

(۸۶) کیا ویدوں سے یہ بات ثابت ہے کہ آگ کسی چیز کو نابود نہیں کرتی۔ ایک مکعب فٹ لکڑی جس کا وزن ۳ سیر ہے جلائی گئی۔ اب سوال پیدا ہو کر جلنے کے بعد لکڑی کی صورت کیا ہوئی۔ اور کیا اس سے جو دھواں۔ کوئلہ اور راکھ وغیرہ اشیاء جلتے وقت برآمد ہونگی۔ ان کا وزن ۳ ہی سیر ہوگا۔ اس کے جواب میں جو کچھ لکھا جائے وہ ویدوں سے ہو کیونکہ علم کیمیا بھی ویدوں سے ایجاد ہوا ہے۔

(۸۷) کیا جتنی بو ایک آدمی کے جسم سے ۲۴ گھنٹہ میں برآمد ہوتی ہے بس اتنی ہی خوشبو ہون کرنے سے نکلتی ہے۔ کیا ویدوں میں لکھا ہے کہ ہون کرنے سے بیماری نہیں رہتی؟

(۸۸) یہ جن سا گنجہ ہوتر یہ پرانا یام۔ سندھیا وغیرہ آدمی اپنے گزشتہ کرموں کی وجہ سے کرتا ہے یا اس کا تعلق اس سے نہیں ہے۔

(۸۹) کیا برہمچریہ کی ہدایت ویدوں نے کی ہے۔ اور یہ گزشتہ کرموں کی وجہ سے قائم رہتا ہے یا نہیں۔ اور کیا یہ بھی لکھا کہ جو اس کو ۴۸ سال تک قائم رکھے وہ ۴۰۰ سال تک زندہ رہتا ہے۔ اکثر سادھو جو برہمچریہ قائم کیے تمام زندگی رہ گئے ہیں بالکل دبلے اور کمزور تھے اور مر بھی جلد گئے۔ اگرچہ بعض غذا کی وجہ سے موٹے تازے بھی تھے۔ اس کی وجہ کیا ہوئی! اور آیو (عمر) برہمچریہ قائم رکھنے پر ہے یا گزشتہ کرما کی وجہ سے؟

(۹۰) برہمچریہ قائم رکھنے کی مدت ایشور نے ویدوں میں لکھی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو یہ مدت ۴۸ سال ۴۸ سال کس نے قائم کی ہے۔

(۹۱) پانچ (یم) اہنسا یا ترک دشمنی۔ صدق ماننا۔ صدق بولنا۔ صدق ہی کرنا۔ قول و فعل سے چوری ترک کرنا۔ برہمچریہ قائم رکھنا۔ غرور حرص وغیرہ ترک کرنا۔ یہ سب گزشتہ جنم کے نتیجہ سے ہوتے ہیں یا اس سے انہیں کوئی تعلق نہیں۔

(۹۲) چاروں بھرنوں یا ورنوں یعنی ذاتوں کے خواص ویدوں کے مقرر کردہ ہیں یا انسانوں کے اور کس نے اول اول مقرر کیا۔ اور یہ کام گزشتہ جنم کے کرموں سے وابستہ ہے یا نہیں؟

(۹۳) ویدوں کی مذمت کروانے گناہ گار ہوتے ہیں۔ کیا یہ ویدوں میں لکھا ہے۔

(۹۴) جب ویدوں میں سب باتیں موجود تھیں تو اور کتابوں کے بنانے کی ضرورت آریوں کو کیوں ہوئی کیا ہر ایک بات کا مفصل بیان نہ تھا۔ اگر نہ تھا تو جو تشریح کسی رشی نے کی یہ اس کے پچھلے کرموں کے نتیجہ سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں۔

(۹۵) من کی تعریف وید میں کیا ہے۔ اور دروبیہ کے کتنے اقسام ہیں اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے؟

(۹۶) ویدوں میں آکاش کی کیا تعریف ہے۔ جہاں آکاش ہے وہاں ایشور اور جیو رہتا ہے یا نہیں۔ جتنی جگہ میں جیو ہوگا وہاں آکاش ہوگا یا نہیں۔

(۹۷) انسانی زندگی کا مقصد ویدوں نے کیا بیان کیا ہے؟

(۹۸) گناہ کیا ہے اور کہاں سے آیا۔

(۹۹) جیو دنیا میں خود آئے یا کسی نے ان کو بھیجا؟

(باقی دارد)

(عبد المجید از غازیپور)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور انکے شاگرد و معتقدین توجہ فرمائیں

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی بھون ضلع مظفرنگر والے اپنی کتاب مواعظ اشرفیہ کے وعظ الموسوم النور صفحہ ۴۹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ شاہ ابو المعالی کے ایک مرید حج کو گئے انہوں نے فرمایا کہ شاہ صاحب نے اپنے مرید سے جب مدینہ جاؤ تو روضۂ اقدس پر میرا بھی سلام عرض کرنا۔ چنانچہ انہوں نے عرض کر دیا۔ وہاں سے ارشاد ہوا کہ اپنے بدعتی پیر سے ہمارا بھی سلام کہنا۔ بدعتی اسلئے فرمایا کہ ان سے بعض باتیں بصورت بدعت صادر ہوتی تھیں اگرچہ واقع میں وہ بدعت نہ تھیں۔ جب مرید واپس آیا تو حضرت شاہ ابو المعالی صاحب نے پوچھا کہ ہمارا سلام بھی کہا تھا؟ انہوں نے عرض کر دیا کہ میں نے عرض کیا تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے پیر سے ہمارا سلام کہدینا۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہی لفظ کہو جو وہاں سے ارشاد ہوا ہے۔ مرید نے عرض کیا کہ حضرت جب آپکو وہ لفظ معلوم ہیں تو میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ فرمایا کہ وہ لفظ معلوم تو ہیں مگر سننے میں اور بھی مزہ ہے اور میاں تم خود تو نہیں کہتے وہ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تمہید یا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ادا ہوگا۔ آخر انہوں نے وہی لفظ ادا کر دیا بس ان کی یہ حالت ہو گئی کہ وجد میں کھڑے ہو گئے۔ مولانا! بڑے ادب سے التماس ہے کہ رسول خدا کے مزار شریف سے سلام کا جواب آنا کس طرح ثابت ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ اخبار اہلحدیث اسکا ثبوت عنایت فرما دیں۔ اگر صحابہ کے زمانہ میں رسول اللہ کے مزار سے جواب سلام علیکم عنایت ہوتا تو یہ جھگڑا جو کہ شیعہ اور سنی کے درمیان خلافت اور باغ فدک و قصہ قرطاس وغیرہ کے مسائل مابہ النزاع ہیں ان کا تصفیہ ہو جاتا۔ (ایڈیٹر) اس سوال کا جواب

(احمد اللہ از ساندھی ضلع ہردوئی)

(ص ۶۹) [illegible]

AsliAhleSunnet.com

فتاوےٰ

س نمبر ۳۳۷ - زید ایک بستی کے مسلمانوں میں ذی وجاہت شمار کیا جاتا ہے - اور اُس شہر کے سب مسلمان زید کو بڑی عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھتے اور اُس کی ہر ایک بات کا بہت پاس ولحاظ کرتے ہیں مگر بایں ہمہ اوصاف زید کا مذہبی پہلو بہت ہی تاریک ہے وہ علانیہ قبروں کا طواف کرتا اور اہل قبور سے حاجات چاہتا مرادیں مانگتا اور منتیں مانتا ہے - مصنوعی قبروں کی زیارتیں بھی بڑی عقیدت مندی کے ساتھ کرتا ہے - تعزئے علم اور شدے پوجتا ہے - پیروں اور اولیاؤں کو مشکل کے وقت پکارتا اور اُن کو حاجت روا جانتا ہے - پیروں اور اولیاؤں کو غیب دان سمجھتا اور اُن کے نام کی نذریں اور نیازیں مانتا اور دوسروں کو بھی ایسے کاموں کے کرنے اور کرانے کی ترغیب دیتا ہے - عرسوں اور قبروں کے میلوں میں بہت خوشی کے ساتھ شریک ہوتا اور دام و درم سے امداد کرتا ہے - شادی اور غمی کے امورات شرکیہ اور بدعیہ میں بھی خوشی کے ساتھ شرکت اور اعانت کرتا ہے اور ان کاموں کو ثواب جانتا ہے - انعقاد مجالس میلاد کو فرض و واجب سے بھی بڑھکر سمجھتا ہے اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو مجالس میلاد میں حاضر و ناظر جانتا ہے - پس دریں صورت زید مشرک ہوا یا نہیں - اور کیا وہ کسی مسجد کا امام بنایا جا سکتا ہے - اور شرعاً اُس کی امامت جائز اور مسلمانوں کا زید کی اقتدا کرنی جائز ہے یا نہیں -

(عبد الرؤف از امراؤتی)

ج نمبر ۳۳۷ - زید کے اعتقادات شرکیہ ہیں اور وہ مشرک ہے - امام بنائے جانے کے قابل نہیں - حدیث شریف میں ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم نیک لوگوں کو امام بنایا کرو - لیکن اتفاقیہ جماعت کھڑی ہو تو بحکم وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اُس کے ساتھ مل جانا چاہئے - اُس کے شرک کا اثر اُس کی ذات پر ہے مقتدی پر اُس کا کوئی اثر نہیں - لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لوں فرمایا صل وعلیہ بدعتہ (بخاری) تو نماز اُس کے پیچھے پڑھ لیا کر - اُس کی بدعت اُس کی گردن پر ہے

س نمبر ۳۳۸ - قرآن مجید کو حالت جنابت میں ہاتھ سے چھونا اور پڑھنا ممنوع ہے یا بے وضو بھی ہاتھ لگانے اور پڑھنے کی ممانعت ہے - اکثر اوقات بے وضو قرآن شریف کے چھونے اور پڑھنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے - اگر ہر وقت وضو کیا جائے تو سخت دقت ہوگی - اور آیہ شریفہ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ سے کیا مقصود ہے -

ج نمبر ۳۳۸ - جنب کی حالت میں قرآن شریف پڑھنے سے منع آیا ہے - حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت خدا کا ذکر کیا کرتے تھے مالم یکن جنبا) جب تک جنبی نہ ہو بے وضو ہاتھ لگانے کی صریح ممانعت میرے ناقص علم میں نہیں ہے - آیت لَا يَمَسُّهُ کے معنے بہت سے ہیں بے وضو قرآن پڑھنا تو کسی کے نزدیک بھی منع نہیں امام بخاری نے لَا يَعْمَلُ سے اس کی تفسیر فرمائی ہے یعنی قرآن مجید پر پاک لوگ عمل کرتے ہیں یہ آیت ایسی ذو الوجوہ ہے کہ صاحب ہدایہ نے بھی اپنے دعوے پر اس کو پیش نہیں کیا - محشیوں نے یہی جواب دیا ہے کہ آیت ذو الوجوہ ہے -

س نمبر ۳۳۹ - انگریزی ادویہ کے استعمال کی نسبت کیا حکم ہے - اُن کے بعض بعض اجزا ئے عرقی شراب سے مرکب ہوتے ہیں - اور ایسے مقام میں کیا کرنا چاہئے جہاں پر کوئی حکیم بجز ڈاکٹر انگریزی کے نہ ملتا ہو - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۹ - انگریزی مرکبات کو حل کرنے میں جو شراب ڈالی جاتی ہے وہ منشی نہیں ہوتی وہ اسپرٹ ہوتی ہے جو جلانے کے کام آتی ہے اس لئے اس ملاوٹ کی وجہ سے انگریزی دوا حرام نہیں ہوگی -

س نمبر ۳۴۰ - قبل از نکاح - ناکح اور منکوحہ کی باہمی رضامندی بھی ضروری ہے یا صرف والدین ہی کی رضامندی پر یہ معاملہ منحصر اور موقوف رکھا جائے - اور نیز نکاح سے پہلے دونوں ایکدوسرے کی صورت دیکھ لینے کے مجاز ہیں یا نہیں ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۴۰ - دونوں کی رضامندی ضروری ہے اسی لئے پوچھ لینے کا حکم ہے - لیکن رضامندی کا لفظوں میں معلوم ہونی ضروری نہیں قرینہ بھی کافی ہے فریقین کا ایک دوسرے کو دیکھ لینا بہت اچھا ہے حدیث شریف میں اس کی بابت ارشاد بھی آیا ہے

س نمبر ۳۴۱ - ضرورت دنیوی اور کاروبار تجارتی وغیرہ کے لئے علم و زبان انگریزی و ہندی و دیگر علوم مثل ریاضی و ہندسہ و منطق سیکھنا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں - بعض علما جواز کا فتوے دیتے ہیں - بعض ناجائز قرار دیتے ہیں اور بعض تو تکفیر ہی کا فتوے جڑ دیتے ہیں اب ہم کس کے قول پر عمل کرنا چاہئے - (ایضاً)

ج نمبر ۳۴۱ - دنیا بھر کی زبانیں خدائی ہیں - قرآن مجید خود شاہد ہے وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ بہ نیت نیک کسی علم کا سیکھنا منع نہیں -

س نمبر ۳۴۲ - شیوع طاعون کے ایام میں گھر چھوڑ کر شہر کے باہر کسی صاف و ہوادار جگہ یا باغ یا میدان میں عارضی طور پر جھونپڑا باندھکر یا خیمہ کھڑا کر کے اُس میں سکونت اختیار کرنی اور نیز اپنے بازو پر طاعون سے محفوظ رہنے کی غرض سے ٹیکہ دلوانا جائز ہے یا نہیں - کئی علما تو دونوں کاموں کو مباح قرار دیتے ہیں تو بعض برخلاف اس کے حرام اور شرک کہتے ہیں - (عبد الرؤف از امراؤتی)

ج نمبر ۳۴۲ - بہ نیت صفائی مکان و محلہ شہر اور گاؤں کے ملحقات اراضی میں رہنا جائز ہے شہر اور گاؤں کو طاعون سے بھاگنے کی نیت سے چھوڑنا منع ہے ٹیکہ بھی ایک حفظ ما تقدم ہے جائز ہے حدیث شریف میں اس قسم کے پرہیزات بکثرت آتے ہیں اللہ اعلم (۲ ر داخل عربی فنڈ)

متفرقات

انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ } اس انجمن کا پہلا جلسہ بتاریخ ۱۰۔ اکتوبر منعقد ہوا تھا جو زیر صدارت مولانا ثناء اللہ صاحب بفضلہ تعالیٰ بڑی کامیابی سے ختم ہوا۔ مندرجہ ذیل حضرات نے تقریریں فرمائی ہیں۔ مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب (امرتسری)۔ مولانا محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ غازی محمود صاحب بی اے۔ مولوی محمد حمید صاحب وغیرہ۔ بڑی خوبی یہ کہ غیر اہلحدیث احباب کو کسی قسم کی شکایت نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمکو آئندہ ارادوں میں کامیاب کرے

(نامہ نگار)

اہلحدیث کانفرنس کو واعظوں کی ضرورت } اس وقت بفضل خدا ہندوستان کے مختلف مقامات توحید و سنت کی اشاعت میں اہلحدیث کانفرنس کی جانب سے واعظین دورہ کر رہے ہیں مگر یہ تعداد کافی نہیں ہے واعظوں کی مانگ جا بجا سے آ رہی ہے۔ اس لئے سب کمیٹی واعظین نے دس مزید واعظین کی تقرری کا فیصلہ کیا ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ عاجز سید عبد السلام نائب سکرٹری دفتر اہلحدیث کانفرنس بازار بلیماراں دہلی

قبول اسلام } موضع دہار و ضلع امرتسر میں مولوی قطب الدین واعظ کے ہاتھ پر ایک ذہبی سکھ مع بیوی بچوں کے مسلمان ہوا۔ اللہ استقامت بخشے۔

داتا پور میں آریوں سے مباحثہ } داتا پور میں آریہ سماج کے جلسہ میں ۱۰۔ اکتوبر کو مباحثہ کا وقت تھا۔ مولوی حکیم عبد الوسیع صاحب آروی اور مولوی محمود صاحب بنارسی مسلمانوں کی طرف سے اور بابو رام چند دہلوی آریوں کی طرف سے پیش ہوئے۔ مناظرہ تھا قدامت وید پر۔ مولوی صاحبان کے سوال کا جواب بابو صاحب نہ دے سکے۔ نہ کسی دلیل سے قدامت وید پر ثابت کر سکے۔ نہ ایک عیسائی پادری

ایم۔ بے پانڈے صاحب نے کہا۔ مسلمانوں کی فتح ہوئی الحمد للہ (احمد صمد سکرٹری انجمن رحمانیہ داتا پور)

آل انڈیا اردو کانفرنس لاہور } اس نام کی ایک مجلس لاہور میں قائم ہوئی ہے جس کا مقصد دراصل اردو کو ترقی دینا ہے۔ مگر اس نے اپنے مضمون میں جو بغرض اشاعت بھیجا ہے۔ اردو کو خاص مسلمانوں سے وابستہ بنا دیا۔ اس لئے ہم کارکنان کانفرنس کو مشورہ دیتے ہیں کہ اردو کو ملک کی عام زبان کی حیثیت سے لیں اسلامی زبان کی حیثیت سے نہ لیں ورنہ مشکلات پیدا ہونگی خط و کتابت کا پتہ۔ مسٹر عبد المجید الوری اسسٹنٹ سکرٹری آل انڈیا اردو کانفرنس لاہور

اسلامی ہینڈبل } چند مسلمان نوجوانوں نے چھوٹے چھوٹے اسلامی اشتہاروں کا سلسلہ نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس سلسلہ کا نام ہوگا ہینڈبل جس میں اسلامی مسائل کا ثبوت اور مخالفین کے جوابات دیا کریں گی یہ سوسائٹی یعنی انجمن اپنے خرچ سے اور معاونین کو اپنے پرچے بغرض مطالعہ اور بغرض تقسیم بھیجا کریگی۔ جو صاحب خط و کتابت کرنا چاہیں۔ پتہ ذیل سے کریں

بابو محمد حسین کلرک چھاؤنی لاہور

خراس محلہ اسی مقصد کے لئے ایک انجمن جعفریہ ایسوسی ایشن لاہور میں قائم ہوئی ہے اس دوسری سے خط و کتابت کا پتہ سید حسین شاہ سکرٹری ینگ مین جعفریہ ایسوسی ایشن لاہور ہے پہلی انجمن کے بانی مبانی مرزائی لوگ ہیں۔ دوسری کے بانی مبانی شیعہ ہیں۔ دیکھئے اہلحدیثوں کو کب ہوش آئے

(اڈیٹر)

یاد رفتگان } ہمارے مکرم جناب مولوی علی محمد صاحب کوٹہ مالوں کی صاحبزادی گیارہ سالہ کا انتقال ہو گیا جس سے موصوف کو بہت صدمہ ہوا۔ انا للہ۔ ممدوح آجکل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں اپنے بڑے صاحبزادہ مولوی عبد اللہ صاحب وکیل کے پاس مقیم ہیں

میرے دوست سید امیر شاہ صاحب قضاکے والد قضا کر گئے انا للہ۔ بکرم الٰہی نائب انچارج نذیر شاہ

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہ الصمد عفی عنہ

درخواست کتب } مجھکو ایک تفسیر احسن التفاسیر مصنفہ مولانا احمد حسن صاحب دہلوی اور تفسیر ستاری اردو اور اقتباس الانوار مصنفہ شیخ عبد اللہ مرحوم کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ دلادیں تو اجر پادیں۔ حاجی عبد الرحمن از موضع ناگوڑ ڈاکخانہ ضلع مالدہ

اخبار کی درخواست } میں آنا غریب ہوں کہ غریب بند کا داخل علم رہی نہیں دے سکتا کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار اہلحدیث جاری کرادیں (سائل محمد صدیق از موضع لشن پور ڈاکخانہ کوٹھا ضلع دہبنگہ)

میری درخواست علماء کرام کی خدمت میں

باادب گذارش ہے کہ آریہ سماج جہاں موقع ہوا جس شہر میں گئے۔ خواہ میلہ ہو یا بازار خواہ سڑکوں کے کنارے پر کھڑے ہو کر لکچر دیتے ہیں ہماری علماء صاحب اس کے برعکس مسجد کے اندر گو کہ ان میں چند مسلمان نمازی کو قریب تھے۔ بیچاس کی جمع کر کے وعظ بیان کیا۔ اگر چند کی ضرورت ہوئی۔ چندہ وصول کیا جیسے سڑک کے کنارے پر بیان کرتے کہیں نہیں سنا کاش سڑک کے کنارے پر کھڑے ہو کر بیان کرتے تو بہت کچھ اشاعت ہوتی (عبد الرحیم عراقی از سلطان پور)

پنڈت دہرم ویر (آریہ مناظر جبلپور) کو ایکسال قید کی سزا

پنڈت دہرم ویر آریہ ایڈیٹر پر جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف گورنمنٹ صوبجات متحدہ کیطرف سے دیکچروں میں بدزبانی کیوجہ سے بمقام دہلی چلایا جا رہا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔ صاحب مجسٹریٹ نے انصاف کا تقاضا یہی سمجھا ہے کہ پنڈت دہرم ویر کو ایک سال قید سخت اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے۔ لیکن اس قید بھگتنے کے بعد بھی پنڈت دہرم ویر صاحب مجسٹریٹ کے خیال مبارک میں اس قابل نہیں کہ انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے۔ اس لئے حکم ہوا ہے کہ قید سے فارغ ہو کر ایک ہزاری ضمانت داخل کریں (پرکاش)

اہلحدیث - یہ وہی پنڈت جی ہیں جنہوں نے مباحثہ جبلپور میں کہا تھا۔ میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہی عربی اچھی جانتا ہوں۔ نم

AsliAhleSunnet.com

منتخب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۱ اکتوبر سے ۲۴ اکتوبر تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ان گزشتہ دو ہفتوں میں اگر جرمن آبدوز کشتیوں نے اتحادیوں کے تجارتی جہاز غرق کئے تو انگریزی آبدوز کشتیوں نے بھی بحیرۂ بالٹک میں جرمنی کے کئی اعلیٰ درجے کے تجارتی جہاز جن پر بہت سا قیمتی اسباب تھا غرق کر دیئے

جرمن ہوائی جہازوں نے دو دفعہ انگلستان میں بم پھینکے جن سے کئی آدمی مجروح و مقتول ہوئے

انگریزی فرانسیسی ہوائی جہازوں نے بھی مختلف جرمن اور ترکی مقامات پر بم گرائے۔

دردانیال میں نئی وضع کا زبردست انگریزی بیڑہ بھیجا گیا ہے۔

جزیرہ نمائے گیلی پولی میں ترکی اور متحدہ افواج میں سرنگوں کی لڑائی جاری ہے۔

سلطنت ترکی نے متعدد جرمنوں کو ترکی فوج میں خاص خدمات سرانجام دینے کے لئے آہنی ہلال عطا کئے ہیں۔

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ دردانیال میں انگریزی فوج کا حسب ذیل نقصان ہوا ہے:۔

مقتولین ۱۰ ہزار ۹ سو ۷۵
مجروحین ۶۸ ہزار ۸ سو ۵۲
مفقود الخبر ۹ ہزار ۹۰
کل ۹۶ ہزار ۸ سو ۹۹

جزیرہ نمائے گیلی پولی میں جنرل آئن ہملٹن کی بجائے سر چارلس منرو انگریزی فوج کے کمانڈر مقرر ہوئے ہیں۔

سلطنت ہائے روس۔ انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی اور سرویہ نے بلغاریہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

زار روس نے بلغاریہ کے خلاف اعلان جنگ میں لکھا ہے کہ روس بنہایت رنج و افسوس بلغاریہ کے خلاف تلوار ہاتھ میں لیتا ہے اور سلافیوں کے قوم فروش کی قسمت کا فیصلہ خدا کے عدل و انصاف پر چھوڑتا ہے۔

قیصر جرمنی سروی محاذ کی آسٹروی جرمن سپاہ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا ہے۔

جرمن اور آسٹروی فوجوں نے سرویہ میں پیش قدمی کر کے سخت خونریز لڑائیوں کے بعد بلغراد اور سمندریا پر قبضہ کر لیا۔

صرف دو تین ہی یوم میں جرمنوں کا ۸۰ ہزار کا نقصان ہو گیا ہے۔

بلغاریہ نے سرویہ پر حملہ کر کے مقدونیہ میں چند مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

روسی اور انگریزی سفرا متعینہ ایتھنز نے یونانی وزیر اعظم کو اطلاع دی کہ یونان نے یونانی سروی معاہدہ کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے ہماری سلطنتیں اس مفہوم سے متفق الرائے نہیں ہیں۔

سابق وزیر یونان موسیو وینزیلوس نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ اتحادیوں کی طرف سے جزائر ایجین اور جزیرۂ قبرص کو یونان کے حوالہ کرنے کے بارے میں پختہ وعدے وصول ہوئے ہیں۔

سروی گورنمنٹ نش سے مناستر کو روانہ ہو رہی ہے۔

سرویوں کو یقین ہے کہ فرانسیسی اور انگریزی سپاہ کے پہنچنے تک وہ دشمنوں کا مقابلہ کر سکیں گے

کہتے ہیں کہ سرویا کے بچاؤ کے لئے اتحادیوں کی تین لاکھ فوج گئی ہے۔

جرمن کہتے ہیں کہ انہوں نے بلغراد میں ۹ بڑی ۲۶ میدانی توپوں کے علاوہ [illegible] سروی بھی گرفتار کئے ہیں۔

فرانسیسی پارلیمنٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اٹلی اور روس کو بھی سرویہ کی مدد کیلئے فوج بھیجنی چاہیے۔

گورنمنٹ ہند نے بلغاریہ کے ساتھ برقی پیغامات کی آمد و رفت کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔

مقدونیہ میں فرانسیسی و بلغاری سپاہ میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔

بلغاریوں نے مقام ورانیا کے قریب نش سے ۶۰ میل جنوب میں ریلوے لائن کو کاٹ دیا۔

زار روس چند روز زارسکو سیلو میں آرام کے بعد پھر میدان جنگ میں آ گئے ہیں۔

جرمن اور روسی فوجوں میں ریگا کے جنوب میں ہولناک لڑائی ہو رہی ہے۔

روس کی جنوبی رزمگاہ میں روسی فوج نے چند دیہات کے علاوہ مقام شارٹورسک پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ اٹلی کی فوجیں پر زور جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں۔

اٹلی کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے خلاف آسٹریا کی ۸ لاکھ فوج مصروف پیکار ہے

مغربی میدان جنگ میں مختلف مقامات پر لڑائی ہو رہی ہے۔

فرانسیسی فوجوں نے ریمز کے قریب جرمن فوجوں کو سخت شکست دی ہے۔

رومانوی وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ کامل طور پر غیر جانبدار رہیگا۔

رومانیہ کا ایک وفد پیٹروگراڈ کو گیا ہے۔

یونانی سپاہ کا جنرل سٹاف سالونیکا پہنچ گیا ہے اور شاہ بھی عنقریب سالونیکا آنیوالا ہے

پیرس کے ایک کارخانہ میں دھماکا ہوا جس سے ۴۰ آدمی ہلاک ۵۴ سخت زخمی ہوئے

لارڈ کچنر نے مزید رنگروٹ بھرتی کرنے کا اعلان کیا ہے۔

خبر آئی ہے کہ جرمنوں کے خلاف اب انگریزی فوج نے بھی زہریلی گیس کا استعمال شروع کر دیا ہے

[illegible] ضلع ناگپور کے اہلحدیثوں نے بھی [illegible]

AsliAhleSunnet.com

عربی کی مشہور نایاب کتابیں

بخاری شریف محشی مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری کامل
ترمذی شریف محشی
نسائی شریف محشی جدید کاغذ سپید ولایتی
سنن ابی داؤد مع حاشیہ التعلیق المحمود مطبوعہ انتظامی
عون المعبود شرح ابوداؤد کامل
فتح الباری۔ کاغذ سپید نسخہ الیضاً کاغذ ولایتی
مقدمہ فتح الباری۔ ۳ روپے
سنن دارقطنی مع التعلیق المغنی مطبوعہ فاروقی
سبل السلام شرح بلوغ المرام مطبوعہ فاروقی دہلی
بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام ابن حجرؒ مع تخریج و تعلیق
مولوی سید احمد حسن صاحب دہلوی مطبوعہ فاروقی
انوار المشکوٰۃ اس میں وہ حدیثیں ہیں جو مشکوٰۃ میں نہیں
ہیں گویا یہ چوتھی فصل مشکوٰۃ شریف کی ہے۔ فاروقی
بلوغ المرام۔ قیمت ۸ آکمال فی اسماء الرجال
ترمذی شریف ربع اول معہ شرح قطر الصابیح
فرہنگ تاج المصادر
تقریب التہذیب
تنقیح الرواۃ فی تخریج الاحادیث من المشکوٰۃ ربع اول
کتاب الایمان تا آخر کتاب الصلوٰۃ
تیسیر الوصول الی جامع الاصول
صحیح مسلم مصری۔
جلالین معہ کمالین محشی
موطا امام محمد محشی بحواشی جدیدہ
مشکوٰۃ شریف محشی بحواشی جدیدہ
مشکوٰۃ شریف برحاشیہ ترغیب و ترہیب ۳ روپے
موضوعات کبیر از ملا علی قاری۔
نخبۃ الفکر مع نزہۃ النظر محشی
تفسیر جلالین مع کمالین برحاشیہ تفسیر جامع البیان
تفسیر سواطع الالہام۔ یہ تفسیر بے نقط فیضی کی ہے

تفسیر ابن عباس ور برحاشیہ اسباب النزول ناسخ و منسوخ ۳ روپے
تفسیر ابن جریر بڑی مصری
تفسیر بیضاوی مع التعلیق الحاوی تا مقام درس فاروقی
ایضاً نسخہ قلمی کامل
اعلام الموقعین ابن قیمؒ
رفع الالتباس عن بعض الناس بجواب القرآۃ بفضل الناس
ادب المفرد کاغذ ولایتی قیام اللیل
مسند امام شافعی کاغذ ولایتی
مجموعہ اعلام اہل العصر فی احکام رکعتی الفجر و رسالہ خلق
افعال العباد امام بخاری و کتاب العرش۔ امام ذہبیؒ
تلخیص الحبیر فی تخریج الاحادیث الرافعی الکبیر لابن حجرؒ
معجم صغیر طبرانی
مجموعہ التاریخ الصغیر امام بخاری و کتاب الضعفاء الصغیر
امام بخاری و کتاب الضعفاء المتروکین امام نسائی ۳ روپے
کتاب المؤتلف و المختلف فی اسماء نقاد الحدیث و کتاب المشتبہ
کتاب الاسماء و الصفات امام بیہقی
مجمع الزوائد الہیثمی حصہ اول
القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع للسخاوی
اسعاف المبطا برجال الموطا
شواہد التوضیح و تصحیح المشکلات الجامع الصحیح ابن مالک
المتحف فی مذاہب السلف
اقسام القرآن المسمی بالتبیان لابن قیم
تاج المصادر از بیہقی
ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین للنووی مصری
صراح معہ قراح مع
منتہی الارب مطبوعہ لاہور تقطیع خورد کامل
مجموعہ البحار۔ لغات حدیث
قاموس۔
ترغیب و ترہیب عبد العظیم منذری مصری

ملنے کا پتہ سید عبد السلام ابن سید محمد معظم مالک مطبع فاروقی دہلی محلہ بلیماران

اہل اسلام کو خوشخبری

کیسی خوشخبری؟ روحانی خوشخبری! ایمانی خوشخبری! صاحبان واضح ہو کہ رسائل بادلائل مفید عام نافع اہل اسلام جن میں چھوٹے چھوٹے رسائل ہیں ہو گئے۔ نہایت صحیح سے آراستہ و پیراستہ ہو چکے ہیں۔ قرآن و حدیث سے مالامال ہیں الغرض نا بلدیدہ لائق شنیدہ ہیں حضرات شائقین اہل دین خرید فرماویں۔ تحفۃ العالمین ۲ تحفۃ المعجزات ۲ گلزار ہمار پند ۳ عجائب گھر ۲ بذریعہ وی پی یا ٹکٹ ڈاک جلد منگوا لیجئے۔ محصولڈاک ہر صورت ذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ۔ خادم العلماء
محمد عبد المجید سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

قدرتی تیل رجسٹری شدہ ہے

پیارے ناظرین اب مجھے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ کیونکہ بفضلہ تعالیٰ بہت مشہور اور مقبول تیل ہو گیا ہے اور اس کا اشتہار بھی شائع ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت عزیز ہے تو ہمارا قدرتی تیل استعمال کیجئے۔ اس سے ہر قسم کا درد کافور اور مہلک بیماریوں کو آرام ہوتا ہے۔ تفصیل کیلئے مطبوعہ اشتہار طلب کیجئے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ محصول علاوہ۔ ایک پاؤ سے کم روانہ نہ ہوگا۔

منیجر دار الصحت حکیم مولوی محمد نذیر اوچ ۔ پی
آسن سول میڈیکل

اکسیر اعظم روغن

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور زود تاثیر روغن ہے۔ جس کے جادو نما اثر کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ روغن بہتیرے امراض (فالج۔ لقوہ۔ گٹھیا۔ عرق النسا۔ تشنج۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ لرزہ۔ امراض اطفال۔ درد سینہ۔ درد جگر۔ سوختگی آتش۔ گلٹی۔ طاعون۔ ڈنگ عقرب۔ درد ہر قسم۔ خارش۔ درد دندان ورم وغیرہ) میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تفصیل کلاں اشتہار سے ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر ملیگا۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس ۱؎ چھ اونس ۱۲ آٹھ اونس ۲ آنہ فی تولہ کلاں سے۔ ایک روپیہ سے کم کا وی پی نہیں بھیجا جاتا۔ پتہ

حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ

AsliAhleSunnet.com

R. L. No. 352

اشتہار کتب

خریدان کو لازم ہے کہ اپنا پتہ پورا اور خوب صاف لکھا کریں۔ بلا وی پی پیکٹ روانہ نہ ہوگا۔ الا تصورت پیشگی محصول ومصارف روانگی بذمہ خریدار ہیں

قرآن شریف۔ بترجمہ اردو شاہ عبد القادر صاحب زیر متن — — — عہ

قرآن مجید ہاشمی۔ بترجمہ تحت اللفظ اردو شاہ رفیع الدین صاحب مع فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر بر حاشیہ عہ

قرآن مجید مترجم اردو شاہ رفیع الدین مع فوائد موضح القرآن کشوری تقطیع خرد عہ

قرآن مجید مع تفسیرین۔ زیر متن ترجمہ اردو شاہ عبد القادر بر حاشیہ تفسیر عباسی (عربی) وتفسیر جلالین (عربی) ہاشمی تقطیع کلاں کاغذ ولایتی للعہ

ایضاً کاغذ حنائی کلعہ ایضاً ولایتی سے

قرآن مجید۔ زیر متن دو ترجمہ ایک ترجمہ شاہ عبد القادر دوم ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ بر حاشیہ تفسیر عباسی عربی۔ وفوائد موضح القرآن اردو۔ ہاشمی۔ کاغذ ولایتی عاعہ

قرآن شریف نقل نظامی ورز اقی کانپور عہ

قرآن شریف ۱۰ سطری حمائل پارہ ۸

قرآن شریف ۱۵ سطری حافظ صحیح خوشخط کاغذ دبیز سطحوں سے الگ ۱۲

حمائل شریف معرا۔ خوشخط خوبصورت اور صاف چھپی ہوئی مع فہرست مضامین بزبان اردو۔ مطابق حروف تہجی

حمائل شریف ہاشمی۔ مترجم اردو شاہ رفیع الدین ودر حاشیہ لغات القرآن وفضائل آیات عہ

تفسیر جلالین مع کمالین ودر حاشیہ تفسیر جامع البیان

افادہ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ قیمت

تفسیر جلالین مع کمالین مع حواشی جدیدہ مجتبائی للعہ

ترغیب وترہیب مصری للعہ

تیسیر الوصول الی جامع الاصول کشوری اس کتاب میں تمام صحاح ستہ کی حدیثیں جمع کی گئی ہیں

تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ یہ مشکوۃ کی بہت عمدہ شرح ہے۔ جو خوبی اس میں ہے کہ احادیث کی صحت وسقم کی کیفیت اور راویوں کی قوت وضعف کی حالت بیان کی گئی ہے۔ وہ پہلی کسی شرح میں نہیں پائی گئی۔ اس درسی کتاب کے لئے یہ بات نہایت ضروری تھی۔ جو کہ بحمد اللہ رب یوری ہو گئی۔ ربع اول تا آخر کتاب الصلوۃ ربع ثانی تیار ربع ثالث زیر طبع

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام۔ اردو دو جلد محشی۔ حاشیہ کیا ہے ایک عمدہ شرح ہے جس میں احادیث کی شرح کے علاوہ صحت وضعف کو بھی خوب تفصیل سے لکھا ہے جس جگہ حدیث کے ہمراہ کتاب کا حوالہ مولف سے رہ گیا تھا وہ لکھ دیا گیا ہے۔ مختصر اور ادھوری حدیث کو پورا نقل کیا گیا ہے۔ رفع تعارض وذکر استدلالات فقہیہ معہ حل لغات وبیان قول راجح کو خوب مد نظر رکھا ہے۔

تفسیر سہل تستری (مصری)

تفسیر احمدی محشے بحواشی جدیدہ مجلد

تفسیر عزیزی سورہ بقر والی (مجتبائی)

تفسیر عزیزی پارہ عم

ایضاً کاغذ ولایتی

تفسیر ابن عباس ودر حاشیہ لباب النزول ودر حاشیہ الناسخ والمنسوخ

تفسیر ابن کثیر ودر حاشیہ

ترجمۃ القلوب مطبوعہ

تفسیر بیضاوی سورہ بقر محشی مجوعہ

شہاب خفاجی

سیالکوٹی مطبوعہ مجتبائی

ایضاً ولایتی

بیضاوی تمام کاغذ دیسی

ایضاً ولایتی

احسن التفاسیر (اردو) یہ سات جلدوں میں ہے ہر ایک منزل کی ایک جلد ہے زبان نہایت سلیس اور صاف ہے۔ صحت روایت اور شان نزول کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ ہر ایک مشکل مطلب اردو دان بخوبی سہولیت سے سمجھ سکتا ہے۔ ہر قول کے نہایت مفید ہے۔

ایضاً مقدمہ تفسیر مذکور جس میں اصول تفسیر کی بہت عجیب ونفیس باتیں ہیں

طے الفراسخ الی منازل البرازخ (اردو) ۵

موضوعات از ملا علی قاری مجتبائی ۵

بستان المحدثین (اردو در حالات محدثین) از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

کتاب الآثار امام محمد

مسند امام اعظم مع شرح ملا علی قاری مجتبائی

موطا امام محمد محشی مولوی عبد الحی

اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ فارسی از شیخ عبد الحق محدث دہلوی کشوری

نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر محشی مجتبائی

تنظیم الاقوال فی اسماء الرجال منظوم فارسی

اکمال فی اسماء الرجال مجتبائی

عجالہ نافعہ در علم اصول حدیث از مولانا شاہ عبد العزیز

منبہات ابن حجر عسقلانی مترجم

ثلاثیات امام بخاری مع ترجمہ مجتبائی

المشتہر محمد ستار حسن دہلی گلشن گنج

پنجاب پریس ... لاہور میں سردار کرم سنگھ پرنٹر کے اہتمام سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

AsliAhleSunnet.com